ناولز کلب
خوف
حمنہ شہزادی
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

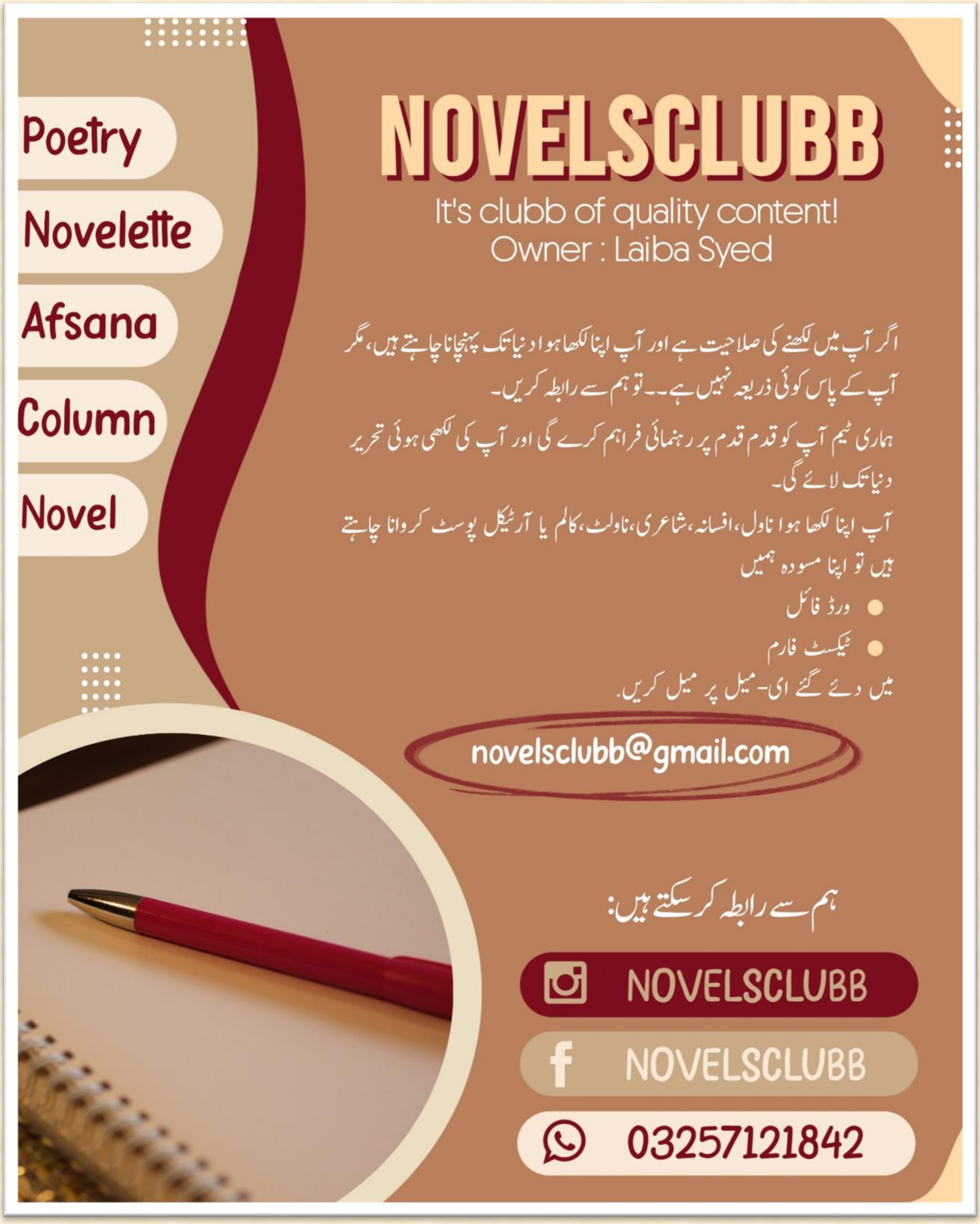
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

خوف

از قلم

حمنہ شہزادی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

خلاصہ

یہ کہانی ہے ایک ایسی لڑکی کی جو بچپن سے ایک خوف کا شکار رہے۔ ایک ایسا خوف جو صرف اُس کے دل و دماغ میں نہیں، بلکہ اُس کی سانسوں میں بس چکا ہے۔ ہر رات اُسے ایک نیا کرب، ہر دن ایک نئی آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن کیا وہ اپنے خاندان کی مکمل حمایت اور محبت کے سہارے اس خوف سے نجات حاصل کر پائے گی؟ یا پھر یہ خوف رفتہ رفتہ اُس کی شناخت، اُس کی ہستی کو نگل جائے گا؟ یہ جاننے کے لیے اس کہانی کا سفر شروع کریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شکریہ!

"انتساب"

میری پہلی تحریر میرے خود کے نام۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں آپ کے لیے پھول لایا ہوں۔" وہ دروازے پر اُس کے سامنے، چہرے پر مسکراہٹ سجائے کھڑا تھا۔

اُس پر نظر پڑتے ہی نینا کے چہرے پر خفگی نمودار ہوئی اور وہ فوراًدروازہ بند کرنے لگی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازہ بند کرتی، زیان نے اپنا بازو دروازے کے اندر کیا اور اسے روکا۔

"نینا، پہلے میری بات تو سن لیں۔" اُس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

لیکن وہ اسے نظر انداز کرتے ہوئے دروازہ بند کرنے لگی۔

"اللہ اللہ! اتنی ناراضگی، کیا آپ میرا بازو توڑنا چاہتی ہیں؟" یہ کہتے ہی زیان نے اپنا بازو پیچھے کر لیا۔

نینا کا کوئی بھروسہ نہیں تھا، وہ شاید واقعی اُس کا بازو توڑ دیتی۔

"یہاں سے چلے جاؤ، میں نہ تو تمہاری کوئی بات سننا چاہتی ہوں، نہ ہی میں تم سے کوئی بات کرنا چاہتی ہوں۔"

پیچھے سے نینا کی والدہ، زانیہ بیگم کی آواز آئی۔

"نینا، کون ہے؟"

نینا نے ایک نظر زیان پر ڈالی، پھر اپنی والدہ کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

"امی، پتا نہیں کوئی فارغ شخص میرا اور اپنا وقت ضائع کرنے آیا ہے۔"

نینا کی بات سن کر زیان نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا اور نینا نے "ٹھک" کی آواز کے ساتھ زیان کے منہ پر دروازہ بند کر دیا۔

××××××××××××

وہ یونیورسٹی کے لیے لیٹ ہو رہی تھی اور ابھی تک تیار بھی نہیں ہوئی تھی۔ اُس نے جلدی میں الماری سے کپڑوں کا ایک جوڑا نکالا۔ گلابی رنگ کا کرتا، سفید ٹراؤزر اور سکارف۔

"شکر ہے امی نے کل یہ استری کروائے تھے۔"

اُسے یاد آیا کہ کل اُس کی امی نے کس طرح اس کی بے عزتی کر کے اس سے کپڑے استری کروائے تھے۔

جلدی سے کپڑے پہننے کے بعد اس نے بالوں کی پونی بنائی اور بیگ اٹھا کر کمرے سے باہر بھاگی۔

گھر سے باہر نکلنے سے پہلے اُس نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"امی میں جا رہی ہوں!"

دروازہ کھول کر جب وہ باہر نکلی تو سامنے زیان کھڑا تھا۔

"آج ایک دفعہ پھر آپ کی وجہ سے میرا لیکچر مس ہو جائے گا۔"اُس نے افسوس میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

Clubb of Quality Content

"اچھا؟ تو میں کیا کروں؟ میں نے تو نہیں کہا کہ تم یہاں کھڑے میرا انتظار کرو۔ لگتا ہے تمہیں عزت راس نہیں آتی۔ میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ تم مجھ سے دور رہو، لیکن تمہیں شاید سمجھ نہیں آئی۔ دو تھپڑ ماروں گی تو تمہارا دماغ ٹھکانے آجائے گا۔ اب ہٹو میرے سامنے سے!"

نینا ر کے بغیر اُسے سخت سنا رہی تھی۔

زیان بیچارہ کھڑا تابعداری سے اُس کی ڈانٹ سن رہا تھا۔ اُس نے نینا کو روکنے کی کوشش بھی نہیں کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جانتا تھا، اب وہ اپنی بات مکمل کیے بغیر نہیں رکے گی۔

اُس نے خود کو کوسا۔

"کیا ضرورت تھی صبح صبح اسے فضول میں چھیڑنے کی۔ اب تو پکا میرا لیکچر گیا!" اُسے واقعی اپنا لیکچر مس ہونے پر افسوس تھا۔

×××××××××××

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب اسے ایک میسج موصول ہوا۔

"آپ کا پارسل پہنچ گیا ہے۔" میسج پڑھ کر وہ مسکرایا۔

اسے پتا تھا اب کیا ہونا ہے۔ اور اس کے اندازے کے مطابق ٹھیک دس منٹ بعد اسے کال موصول ہوئی۔

"السلام علیکم بھائی آریز، کیسے ہیں آپ؟"

"وعلیکم السلام، میں الحمدللہ ٹھیک ہوں۔ تم کیسی ہو گڑیا؟"

"میں ٹھیک ہوں....."

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہہ پاتی، آریز نے فوراً کہا۔

"گڑیا پلیز، اب دوبارہ سے وہی بات نہیں۔ تم میری پیاری سی گڑیا ہو اور مجھے تمہیں تحفے دینا پسند ہے۔"

"لیکن بھائی...."

"بھائی وائی کچھ نہیں۔ اچھا بتاؤ، کیا تمہیں تحفہ پسند آیا؟"

"جی۔"

"چلو پھر تو اچھی بات ہے۔ مجھے امید تھی تمہیں اچھا لگے گا۔"

"اور پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟ زیان تنگ تو نہیں کرتا زیادہ؟" اُس نے بات بدلنے کی کوشش کی۔

"جی، پڑھائی تو الحمدللہ زبردست جا رہی ہے، اور اُس کی بات مجھ سے نہ کریں۔" آخر میں اس نے واضح منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں کیا ہوا؟ کیا کیا ہے اُس گدھے نے؟" اُس نے تجسس سے پوچھا۔

ان کی لڑائی کوئی نئی بات نہیں تھی، اس لیے وہ کوئی خاص پریشان نہ تھا۔

"میں نے آپ سے کہا نا کہ اُس کے بارے میں مجھ سے بات نہ کریں۔"

"گڑیا، مجھے بتاؤ تو سہی کیا ہوا؟ میں اُس کی خبر لیتا ہوں۔" حکمیہ لہجے میں کہا۔

"آپ کو تو پتا ہے پرسوں میری سالگرہ تھی۔ میں نے اور آپ کے اُس نکمے بھائی نے میری سالگرہ منانے ریستوران جانا تھا، لیکن یہ........"

"میں اُدھر دو گھنٹے اِس کے انتظار میں بیٹھی رہی، اور یہ تب بھی نہیں آیا۔" وہ روٹھے انداز میں آریز کو بتا رہی تھی۔

"اچھا، اس گدھے نے میری گڑیا کو انتظار کروایا۔ میں کرتا ہوں اُس سے بات، اُس کی ہمت بھی کیسے ہوئی میری گڑیا کو اُس کی سالگرہ پر افسردہ کرنے کی۔"

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ دیر مزید بات کرنے کے بعد، نینا نے آریز کو تحفے کے لیے شکریہ کہا اور کال بند کر دی۔

××××××××××××××

آفس سے گھر آنے کے بعد، رات کے وقت آریز نے زیان کو کال کی تھی۔

زیان نے کال اٹھاتے ہی سلام کیا، پھر طنزیہ انداز میں بولا۔

"لگتا ہے آپ کی گڑیا کی شکایات موصول ہو گئی،ورنہ ہم کون ہیں آپ کے۔"

زیان کی بات سن کر آریز بے اختیار مُسکرایا۔

"تو پھر بتاؤ،اُس کی سالگرہ پر اُسے ریستوران میں اتنی دیر تک انتظار کیوں کروایا؟"

اُس کے لہجے میں تجسّس نمایاں تھا۔ زیان کا نینا کو یوں تنگ کرنا ناقابِل یقین لگ رہا تھا۔ آخر وہ تو عام طور پر نینا کے کہنے پر فوراًحاضر ہو جاتا تھا، پھر اُس خاص دن پر ایسی بے رُخی کیسے ممکن تھی؟

"میں بائیک لے کر ریستوران جا رہا تھا، لیکن راستے میں مجھ سے بائیک آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی،اور میرا سر سڑک پر زور سے لگا۔ سر میں سخت چوٹ آئی،اور میں بے ہوش ہو گیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں ہسپتال میں تھا۔"

اُس کی بات سن کر آریز کو تھوڑی بہت پریشانی لاحق ہوئی۔

"اور اب کیسے ہو تم؟ کہیں اور چوٹ تو نہیں آئی؟"اُس نے فکرمندی سے سوال کیا۔

"ارے واہ واہ! آج سورج کس طرف سے نکلا تھا؟ یہ آریز جناب کو میری فکر کب سے ہونے لگی؟" زیان نے شوخ انداز میں آریز کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

"زیادہ شوخے نہ ہو، جو پوچھا ہے وہ بتاؤ!" اُس نے حکمیہ انداز میں کہا۔

"جی ٹھیک ہوں میں۔ بس سر میں تھوڑا درد ہے، اور بازو پر کچھ زخم اور معمولی خراشیں ہیں۔" اس سے پہلے کہ آریز غصّہ ہوتا، اُس نے اُسے سیدھا سیدھا جواب دینے میں عافیت جانی۔

"تم نے یہ بات نینا کو کیوں نہیں بتائی؟"

حیرت انگیز بات تھی کہ زیان کے ساتھ کچھ ہو اور نینا کو نہ پتا ہو۔

وہ شہزادی صاحبہ میری کوئی بات سنیں تو بتاؤں نا۔ جب دیکھو، منہ پھلائے ہوتی ہیں۔" اُس نے باقاعدہ اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

اُس کی بات سن کر آریز نے قہقہ لگایا۔

"اچھا،اچھا ٹھیک ہے،میں کرتا ہوں اُس سے بات۔"

آریز نے حل پیش کیا۔

"کوئی ضرورت نہیں،میں خود کرلوں گا."

"ٹھیک، جیسی تمہاری مرضی۔"اُس نے شانے اُچکاتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر زیان نے اپنی بھابھی اور بھتیجے سے بات کی،اور پھر کال بند کر کے سونے کے لیے بیڈ پر لیٹ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

×××××××××××

وہ سڑک کے درمیان کھڑی تھی اور اس کے ارد گرد سے ٹرک اُس کی طرف بڑھ رہے تھے۔اُس نے بے اختیار اپنی آنکھیں مضبوطی سے بند کر لیں۔اُس کے چہرے پر دونوں طرف سے ٹرک کی روشنی پڑ رہی تھی اور آہستہ آہستہ روشنی زیادہ ہو رہی تھی۔اسی کے ساتھ

ٹرک کا شور بھی بڑھ رہا تھا۔ اُس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ اُسے ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔ اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اگلے ہی لمحے وہ چیخ مار کر بستر سے اٹھی۔

وہ پوری کی پوری پسینے میں بھیگی ہوئی تھی۔ سانس بے ترتیب تھی۔ اُس نے دو تین لمبے سانس لے کر خود کو پرُسکون کرنے کی کوشش کی۔ یہ خواب اس کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑنے والا تھا۔ پچھلے تیرہ سال سے یہ خواب اس کے ساتھ تھا اور وہ ابھی تک اس کا سامنا نہ کر پائی تھی۔

"یہ صرف ایک خواب ہے۔ میں ٹھیک ہوں۔ میں گھر میں ہوں۔ یہاں کوئی ٹرک نہیں۔ میں ٹھیک ہوں۔ میں ٹھیک ہوں۔"

وہ بار بار "میں ٹھیک ہوں۔ میں ٹھیک ہوں" کہہ کر خود کو پرُسکون کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

وہ بستر سے اٹھی اور واشروم کا رخ کیا۔ اُس نے ٹھنڈے پانی سے اپنا چہرہ دھویا۔ ٹھنڈا پانی پڑتے ہی وہ ہوش میں آئی۔ وہ کافی حد تک پرُسکون ہو چکی تھی لیکن اب وہ دوبارہ سو نہیں

سکتی تھی، اس لیے اس نے انگلی پر کاؤنٹر پہن لیا اور استغفار پڑھنے لگی۔ اُس کی چیخ سن کر کوئی نہ آیا تھا۔ انہیں جیسے اس کی عادت ہو گئی تھی۔ شروع شروع میں سب کافی فکر مند ہوتے تھے۔ وہ اسے کافی عرصہ سائیکیاٹرسٹ کے پاس لے کر جاتے رہے، لیکن شاید وہ خود ہی ٹھیک نہیں ہونا چاہتی تھی۔ کچھ عرصے بعد اس نے سائیکیاٹرسٹ کے پاس جانا چھوڑ دیا کیونکہ وہ اس سب سے تنگ آ گئی تھی۔

××××××××××××

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ دونوں ہمیشہ کی طرح اکھٹے یونیورسٹی جا رہے تھے۔ زیان سے لاکھ ناراضگی سہی، لیکن وہ اُس کی علاوہ کسی اور کے ساتھ نہیں جا سکتی تھی۔ زیان ڈرائیونگ کر رہا تھا اور نینا پسنجر سیٹ پر بیٹھی ہوئی انسٹاگرام استعمال کر رہی تھی۔ کچھ دیر بعد اُس نے بیزار ہو کر موبائل بند کیا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔ کار میں عجیب سی خاموشی تھی۔ نینا کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ ابھی تک زیان نے کوئی بات کیوں نہیں کی، اور زیان بیچارہ کل والے واقعے کے بعد اپنا ایک

اور لیکچر مس نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ فضول میں کوئی نہ کوئی بحث شروع ہو جائے گی۔

نینا کی نظر زیان کے ڈرائیونگ کرتے بازو پر پڑی۔ بازو پر کچھ خراشیں اور معمولی زخم تھے۔

نینا نے بے اختیار کہا۔ "یہ تمہیں کیا ہوا ہے؟"

زیان کو اس کی سمجھ نہ آئی کہ وہ کس چیز کی بات کر رہی ہے۔

"کیا مطلب مجھے کیا ہوا ہے؟ میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔"

نینا نے اس کے بازو کی طرف اشارہ کیا۔

"اویہ، کچھ نہیں۔"

"سیدھا سیدھا بتاتے ہو یا لگاؤ ایک تمہیں؟" نینا نے تھوڑا غصہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا غصہ نہ ہوئیں۔ بعد میں بتاؤں گا، پکا۔" نظریں سڑک پر جمائے اُس نے کہا۔

"کیوں؟ ابھی تمہارے منہ میں دہی جما ہوا ہے؟" نینا نے طنزیہ انداز میں کہا۔

نینا کی بات سن کر زیان نے قہقہ لگایا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے، لیکن اگر میں نے ابھی کوئی بات کی تو میرا لیکچر دوبارہ مس ہو جائے گا اور پھر پروفیسر محمود ڈانٹیں گے۔" معصوم سے انداز میں جواز پیش کیا گیا۔

"ایک تو تم اور تمہارے لیکچرز"۔ نینا نے چڑتے ہوئے کہا۔

زیان بہت ذہین نہیں تھا، لیکن کافی اچھا، سٹوڈنٹ تھا اور اس کی وجہ اس کی محنت تھی۔ وہ شروع سے ہی ذہین نہ تھا، لیکن بہت محنتی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

×××××××××××

یونیورسٹی سے سیدھا گھر جانے کی بجائے وہ اپنے پسندیدہ ریستوران چلے گئے تھے۔ وہ اس ریستوران میں تقریباً روز ہی جاتے تھے۔ اسٹاف اور اونر کے ساتھ اُن کی اچھی خاصی دوستی بھی ہو گئی تھی۔ اُس ریستوران کے مینیجر نے ان کے لیے ایک سپیشل ٹیبل رکھا ہوا تھا۔ وہ ٹیبل چھت پر ایک ایسی جگہ پر تھا جہاں سے پورا جہلم نظر آتا تھا۔ وہ ٹیبل صرف یہ استعمال کرتے تھے، ان کی غیر موجودگی میں بھی وہ ٹیبل کسی اور کو نہ دیا جاتا تھا۔

کھانا کھانے کے بعد نینا نے اس سے دوبارہ زخم کے بارے میں پوچھا۔

"وہ جس دن آپ کی سالگرہ تھی۔۔۔۔۔"

ابھی اُس نے اتنا ہی کہا تھا کہ نینا کے چہرے پر غصّہ اور ناراضگی نمودار ہوئی۔

زیان نے اس کے چہرے سے نظریں ہٹالیں۔

"میں ریستوران آرہا تھا کہ میری بائیک آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی۔۔۔۔۔۔"اُس نے اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بیان کیا۔

"تو تم نے یہ بات مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی؟"وہ برہم ہوئی۔

"میں تو بتانا چاہتا تھا، لیکن آپ سننے کو تیار ہی نہیں تھیں۔" جواز پیش کیا گیا۔

"تمہیں اب درد تو نہیں ہو رہانا؟" نینا کو تھوڑی بہت فکر لاحق ہوئی تھی۔

"نہیں نہیں، بالکل بھی نہیں۔ یہ تو بس معمولی خراشیں ہیں۔ آپ فکر نہ کریں."زیان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

نینا کی آواز میں خود کے لیے فکر محسوس کر کے وہ ایک دم خوش ہو گیا تھا۔

×××××××××××

"آئی ایم سوری۔" نینا نے ہلکی آواز میں کہا۔

اُسے اپنے غصّہ کرنے اور ناراض ہونے پر افسوس ہوا تھا۔

"مجھے تمہاری بات سُننی چاہیے تھی۔"

"ارے، نہیں نہیں، کوئی بات نہیں۔ آپ دکھی نہ ہوں۔ دیکھیں، میں ٹھیک ہوں، اور ویسے بھی میرے پاس آپ کے لیے کچھ ہے۔" اس کا دھیان بٹکانے کی کوشش کی گئی۔

"یہ لیں، آپ کا تحفہ۔ میں دیر سے دے رہا ہوں، لیکن میں نے بہت پیار سے یہ آپ کے لیے لیا ہے، اس لیے پلیز یہ لیں لے۔" اُس نے نینا کے سامنے ایک چھوٹا سا باکس رکھا۔

"شکریہ زیان، کیا میں اسے کھول سکتی ہوں؟"

اجازت طلب کی گئی۔

"جی جی، ضرور کھولیں۔"اُس نے خوشی سے کہا۔

وہ بچوں جیسی خوشی چہرے پر سجائے وہ باکس کھول رہی تھی، اور جب اُس نے اندر کی چیز دیکھی، اُس کی نظریں فوراً زیان پر گئیں۔

"تمہیں کیسے پتا چلا؟"وہ حیران تھی۔

زیان مسکرایا۔

"نینا کی پسند کے بارے میں زیان کو نہیں پتا ہو گا تو کسے ہو گا؟"اُس نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

اُس باکس کے اندر گھڑی تھی۔ وہی گھڑی جسے نینا کافی عرصے سے لینا چاہتی تھی۔ اُس نے کبھی کسی کو بتایا نہیں تھا کہ اُسے وہ گھڑی چاہیے۔ وہ گھڑیوں کی شوقین تھی۔ اُسے جیولری وغیرہ کچھ پسند نہ تھی۔ ایک گھڑیاں ہی تھیں جو ہر وقت اُس کی نظر کا مرکز بنی رہتی تھیں۔

لیکن یہ گھڑی اُن تمام گھڑیوں سے بڑھ کر تھی جو اس نے آج تک خریدی تھیں۔

"میری پیاری سی نینا کے لیے پیارا سا تحفہ۔ مجھے خوشی ہوئی کہ یہ آپ کو پسند آیا۔ میں کچھ اور اچھا خریدنا چاہتا تھا، لیکن۔۔۔۔"

اُس کی بات ابھی مکمل نہ ہوئی تھی کہ نینا نے اُسے ٹوکا۔

"یہ تحفہ میرے لیے تمام چیزوں سے افضل ہے۔ تم نے مجھے وہ دیا ہے جس کی چاہ مجھے ایک لمبے عرصے سے تھی۔ تمہارا بہت بہت شکریہ۔" وہ بے حد خوش تھی۔

اُس نے ہاتھ پر بندھی پرانی گھڑی اُتاری اور زیان کی دی ہوئی گھڑی پہن لی۔

زیان آنکھوں میں ڈھیر سارا پیار لیے، فرصت سے نینا کے ایک ایک نقش کو حفظ کر رہا تھا۔

××××××××××××

"یار نینا پلیز، یہ ہمارا آخری سال ہے۔ اس کے بعد کیا پتا کبھی ملیں یا نہ ملیں۔ اور ویسے بھی ہم دونوں تو استنبول شفٹ ہو جائیں گی۔" وہ تینوں کینٹین میں بیٹھی تھیں جب اُس کی دوست نے کہیں جانے کا کہا۔

"یار میں نہیں جا سکتی۔ مجبوری ہے۔" نینا نے صاف انکار کر دیا۔

"ایسی بھی کیا مُصیبت آن پڑی ہے؟ مجھے نہیں پتا، تم بس چلو ہمارے ساتھ!" نینا کی دوستیں اُسے لے جانے پر بضد تھیں۔

وہ سب بحث کر رہی تھیں کہ زیان اُن کے پاس آیا۔ نینا کے ساتھ والی کرسی خالی دیکھ کر وہ وہاں بیٹھ گیا۔

"کیا ہوا؟ یہ تم سب کے چہرے ٹماٹر کی طرح لال کیوں ہو رہے ہیں؟" زیان نے حیرت سے پوچھا۔

Clubb of Quality Content!

"زیان یار، تم ہی اپنی شہزادی صاحبہ کو سمجھاو!" نیلم نے تنگ آ کر کہا۔

وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے نینا کی منت کر رہی تھی کہ وہ اُن کے ساتھ جائے۔

"بات کیا ہے، پہلے یہ تو بتاؤ؟" وہ بات سے لاعلم تھا، تو نینا کو کیا خاک سمجھاتا۔

"تمہیں تو پتا ہے، کچھ دن تک ہم فری ہو جائیں گے۔ اس لیے ہم دونوں چاہتی ہیں کہ ہم سب پشاور ٹرپ پر جائیں۔ کیا پتا دوبارہ کبھی ملاقات ہو یا نہ ہو۔ لیکن یہ مادام صاحبہ مان ہی نہیں رہیں۔" اب کی بار حور نے کہا۔

"او پشاور؟ یہ تو اچھا پلان ہے! کیا بات ہے نینا، کیوں نہیں جانا آپ نے؟"

اُسے باہر جانے کی تجویز اچھی لگی تھی۔ پشاور میں اُس کا ایک دوست رہتا تھا، اسی بہانے اُس سے ملاقات بھی ہو جاتی۔

"مجھے ایک ضروری کام ہے اس لیے۔"

نینا نے بہانہ بنانے کی ناکام کوشش کی۔

"ارے، کیا کام ہے سرکار؟ آپ اپنے خادم کو بتائیں، ابھی کرتا ہوں آپ کا کام!" زیان نے مسکراتے ہوئے مدد کی پیشکش کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم سے نہیں ہو گا،اور میں نے کہہ دیا نا کہ میں نے نہیں جانا تو نہیں جانا،بس بات ختم!" آخر میں سختی سے کہا گیا۔

پشاور کا نام سنتے ہی اسے دو سال پہلے والا واقعہ یاد آ گیا۔

××××××××××××××

دو سال قبل

وہ سردیوں میں پشاور گھومنے گئی تھی۔ جب وہ واپس گھر آنے کے لیے گاڑی میں سوار ہوئی تو رات کا وقت تھا۔ دھند اور ٹریفک بہت زیادہ تھی۔ وہ کھڑکی کے پاس والی سیٹ پر بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر تو سفر آرام سے گزرا، لیکن پھر ٹریفک اور بھی زیادہ ہو گئی۔ ہر طرف سے ٹرکس اور آئل ٹینکس کے انجن کی گرجدار آوازیں آ رہی تھیں۔ جیسے جیسے شور بڑھ رہا تھا، نینا کے دل کی دھڑکن بھی بڑھ رہی تھی۔ ٹھنڈے پسینے آنے شروع ہوئے، جسم کانپنے لگا۔ اُسے سانس لینے میں دشواری محسوس ہونے لگی۔ وہ اپنا سینہ ملنے لگی۔

لیکن اُس کی بے چینی اور خوف بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ اُسے لگ رہا تھا کہ وہ ان ٹرکس اور آئل ٹینکس کے بیچ میں کچلی جائے گی۔

"نہیں پلیز! مجھے ابھی نہیں مرنا، ایسے تو بالکل نہیں۔ پلیز، نہیں..."

وہ اپنا سر گھٹنوں میں دیے بے آواز رونے لگی۔

"امی، بابا، زیان...... پلیز کوئی میری مدد کرو...."

لیکن وہاں اُس کی مدد کے لیے کوئی موجود نہیں تھا۔ وہ اکیلی پشاور آئی تھی۔

Clubb of Quality Content!

××××××××××××××

وہ تھوڑی دیر پہلے ہی سونے کے لیے کمرے میں گیا تھا، لیکن اُسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ اُسے عجیب قسم کی بے چینی ہو رہی تھی۔

"اللہ خیر کریں......" اُس نے بے اختیار کہا۔

پتا نہیں کیوں دل گھبرا رہا تھا۔ وہ کمرے کی بالکنی آ گیا۔ ٹھنڈی ہوا جھول رہی تھی۔ وہ اپنے گھر کے سامنے والے حصے میں لگے درخت کے پتوں کی حرکت دیکھ رہا تھا۔ ہوا کافی تیز تھی، پتوں کے ساتھ ساتھ درخت بھی جھول رہے تھے۔ شاید بارش ہونے والی تھی۔ نینا کا پسندیدہ موسم۔

اسے نینا کی یاد آ رہی تھی۔ نینا کو پشاور گئے ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا۔ وہ روز میسج پر بات کرتے تھے، لیکن زیان کو اُس کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ صبح اُس نے گھر آجانا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زیان نے واٹس ایپ آن کیا اور میسجز دیکھنے لگا۔ مختلف چیٹس سکرول کرتے ہوئے وہ نینا کی چیٹ پر پہنچا، وہ آن لائن تھی۔

اُس نے اُسے میسج کرنے کا سوچا، لیکن پھر ارادہ بدل کر کل کر دی۔ کال فوراً اٹھا لی گئی۔ زیان کو تھوڑی حیرت ہوئی، کیونکہ نینا فوراً کال کبھی بھی نہیں اٹھاتی تھی۔

"ارے، لگتا ہے کسی کو میری یاد آ رہی تھی، اسی لیے فوراً کال اٹھا لی۔" زیان نے شوخ انداز میں کہا۔

وہ نینا کو تنگ کرنا چاہتا تھا لیکن نینا نے کوئی جواب نہ دیا۔

جواب نہ پا کر زیان نے دوبارہ کہا۔

"ہیلو؟ آواز آ رہی ہے؟ نینا؟"

لیکن پھر کوئی جواب نہ آیا۔

زیان انٹرنیٹ کا مسئلہ سمجھ کر کال کاٹنے ہی والا تھا کہ اسے نینا کی سسکیوں کی آواز سنائی دی۔

اُس کے ہاتھ وہیں رک گئے۔

"نینا؟ کیا ہوا ہے؟ آپ رو رہی ہیں؟"

وہ یک دم پریشان ہو گیا۔

ناولز کلب

"نینا، مجھے بتائیں نا، کیا ہوا ہے ؟ آپ کیوں رو رہی ہیں ؟" وہ بے چینی سے بالکنی میں اِدھر اُدھر ٹہلتے اُس سے پوچھ رہا تھا۔

"زیان....." نینا نے ہلکی آواز میں اسے پکارا۔ اُس کی آواز میں صاف واضح تھا کہ وہ کافی دیر سے رو رہی تھی۔

"زیان مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ تم کہاں ہو؟ میری مدد کرو پلیز....."

نینا کی منت بھری آواز سن کر زیان کا دل کٹ کر رہ گیا۔ نینا نے کبھی اُس سے درخواست نہیں کی تھی۔ وہ سیدھا حکم دیتی تھی۔

"کیا ہوا ہے نینا؟" وہ بمشکل اتنا کہہ پایا۔ اُس کے ذہن میں عجیب عجیب خیال آرہے تھے۔

"نہیں نہیں انہیں کچھ نہیں ہوا۔ اللہ خیر کریں۔" اُس نے اپنے تمام خیالات جھٹکے۔

"زیان، مجھے لگ رہا ہے میں مر جاؤں گی۔ یہاں ہر طرف ٹرکس اور آئل ٹینکس ہیں۔ میں کچلی جاؤں گی۔ تم پلیز آو نا، میری مدد کرو...... دیکھو تم تو کہتے تھے تم ہمیشہ میری ایک آواز پر آجاؤ گے۔ اب تم کہاں ہو؟ زیان......."

وہ رونا شروع ہو گئی تھی۔ زیان کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ کیا کرے۔ وہ تیزی سے نیچے بھاگا، گاڑی نکالی اور روانہ ہوا۔

"نینا میری جان، آپ فکر نہ کریں۔ میں آرہا ہوں۔ آپ کا زیان آرہا ہے۔"

××××××××××××××××

وہ کاؤنٹر کے پیچھے کھڑا کافی بنارہا تھا۔ وہ ایک کیفے میں بطور باریستا پارٹ ٹائم کام کرتا تھا۔ گھر بیٹھے وہ بور ہوتا رہتا تھا، اس لیے اس نے اس کیفے میں کام کرنا شروع کر دیا۔ کیفے اُس کے دوست کا تھا۔

Clubb of Quality Content

وہ ایک کسٹمر کو کافی دے رہا تھا کہ کیفے کے دروازہ پر لگی گھنٹی بجی۔

اُس کی نظر نے دروازے کا رخ کیا اور جو سامنے تھا، اسے دیکھ کر، اُس کی آنکھیں چمکی۔

چہرے پر موجود مسکراہٹ مزید کھل گئی۔

"کیا تم مجھے گھورتے ہی رہو گے؟" وہ اُس کے پاس آکر بولی۔

"تو کیا میں آپ کو نہیں دیکھ سکتا؟" نرمی سے سوال کیا گیا۔

"نہیں۔" ایک لفظ جواب آیا۔

"کیوں؟" اُس نے ابرو سکیڑ کر پوچھا۔

"کیونکہ تم نے ابھی تک مجھے کافی پیش نہیں کی۔"

"سرکار، بس ایک منٹ۔ ابھی بناتا ہوں آپ کی کافی۔ آپ اُدھر بیٹھ جائیں۔" اُس نے قریب ہی ایک ٹیبل کی طرف اشارہ کیا اور واپس مڑ گیا۔ جلدی سے کافی بنانے کے بعد وہ نینا کے پاس آیا۔

Clubb of Quality Content

"یہ لیجیے، مادام! آپ کی کافی۔" اُس نے تھوڑا جھک کر ٹرے میں پڑی کافی اُس کے آگے کی۔

وہ اس کی حرکت پر مسکرا دی۔

"شکریہ۔" ٹرے سے کافی کپ اٹھاتے ہوئے اُس نے کہا۔

"آپ فری ہیں؟"

"نہیں میں قیمتی ہوں!"شوخ انداز میں جواب آیا۔

"ارے یار، میرا مطلب ہے کہ ابھی آپ کو کوئی کام تو نہیں؟"اب کے واضح سوال کیا گیا۔

"ہاں میں فارغ ہوں۔"

"چلیں ٹھیک ہے۔ دس سے پندرہ منٹ تک میری شفٹ ختم ہو جائے گی، پھر ہم کہیں باہر چلتے ہیں۔ ٹھیک ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں،ضرور۔"

×××××××××××

زیان کی شفٹ ختم ہو چکی تھی اور اب وہ دونوں گاڑی میں سوار ایک اونچی پہاڑی کی طرف جا رہے تھے۔ پہاڑی کے اوپر پہنچ کر وہ اُس کے کنارے پر ٹانگیں نیچے لٹکائے بیٹھ گئے۔ یہاں سے بہت سے نظارے دیکھنے کو ملتے تھے۔

اُن کے بالکل نیچے ہی ایک دریا تھا، جس کا پانی صاف اور گہرا نیلا تھا۔ دریا کے دونوں طرف بے تہاشا درخت تھے اور ان سب کے آگے آبادی تھی۔ وہ دونوں بچپن سے اس پہاڑی پر آکر کھیلتے تھے یا ویسے ہی سیر و تفریح کے لیے آجاتے تھے۔

تھوڑی دیر وہاں ویسے ہی بیٹھے رہنے کے بعد زیان نے نینا سے کہا۔

"اچھا ایک بات تو بتائیں، کیا آپ پچھلی دفعہ والے واقعے کی وجہ سے پشاور نہیں جانا چاہتیں؟" وہ دور کہیں نظریں جمائے کہہ رہا تھا۔

"نہیں، ایسی کوئی بات نہیں۔" نینا نے صاف جھوٹ بولا تھا۔

"ایسی نہیں تو پھر کیسی بات ہے؟ ذرا مجھے بھی بتائیں۔" اب کے اُس نے نینا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ اُسے معلوم تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی تھی۔ وہ بچپن سے اُس کے ساتھ تھا اور اب اُس کی رگ رگ سے واقف تھا۔

"بس ویسے ہی، مجھے ایک بہت ضروری کام ہے اور میرا کہیں جانے کا دل نہیں"۔ نینا نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولنا نا ممکن تھا۔

"نینا، میں آپ کے ساتھ رہوں گا۔ آپ فکر نہ کریں۔" اُس نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"زیان پلیز نہیں۔ میں تم پر بوجھ نہیں بننا چاہتی۔ تم سب جاؤ، مزے کرو۔" اُسے فکر تھی کہ اگر وہ ان کے ساتھ چلی گئی تو اس کی وجہ سے وہ اچھے سے لطف اندوز نہیں ہو سکیں گے۔

"نہ جی نہ۔" اُس نے نفی میں سر ہلاتے کہا۔

"آپ کو چھوڑ کر تو میں ہر گز کہیں نہیں جاؤں گا۔ آپ کے بغیر مزے؟ نہ کریں سرکار ایسا بھی کیا ممکن ہے؟ اور آج بوجھ نہیں ہیں۔"

اُس نے فیصلہ کر لیا تھا اگر نینا نہیں جائے گی تو وہ بھی کہیں نہیں جائے گا۔ وہ اسے پشاور والے واقعے کے بعد ہر جگہ خود لے کر جاتا تھا۔ اس واقعے سے پہلے بھی وہ نینا کا بہت خیال رکھتا تھا لیکن اس واقعے کے بعد وہ اور بھی زیادہ محتاط ہو گیا۔

××××××××××××××

وہ آخر کار مان ہی گئی تھی۔ زیان اُس کے گھر بیٹھا اُس کی والدہ سے بات کر رہا تھا۔

"خالہ، آپ کا بہت بہت شکریہ۔ میں نینا کا اچھی طرح سے خیال رکھوں گا۔ کچھ نہیں ہونے دوں گا نینا کو۔" وہ یقین دہانی کروا رہا تھا، جب کہ زانیہ بیگم کو ذرا برابر بھی شک نہیں تھا کہ زیان نینا کا خیال نہیں رکھے گا۔

وہ خوش تھا کیونکہ اس کی خالہ نے نینا کو جانے کے لیے منا لیا تھا۔

"ہاں ہاں پتا ہے مجھے، نینا کے ہیرو۔" وہ اس کی یقین دہانی پر مسکرائیں۔

انہیں زیان بالکل اپنے بیٹوں کی طرح عزیز تھا۔ خالہ کی بات سن کر وہ ہنس دیا۔

"چلیں پھر ٹھیک ہے خالہ، میں اُن سے بات کر لوں۔" وہ اجازت طالب کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہاں، ٹھیک ہے، جاؤ۔"

اجازت ملتے ہی اُس نے سیڑھیوں کا رخ کیا۔

"اللہ انہیں صحیح سلامت، خوش اور آباد رکھے۔" انھوں نے زیان کو اوپر نینا کے کمرے کی طرف جاتے دیکھ کر، بے اختیار دونوں کو دعا دی تھی۔

وہ بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اُس کے کمرے کی ہر چیز بکھری ہوئی تھی۔ اُس نے شاید آج صفائی نہیں کی تھی۔ زیان نے ایک نظر اُس کے پورے کمرے میں دورائی۔ ایک لمبی سانس خارج کرتا وہ چیزیں ٹھیک کرنے لگا۔ اُس نے نینا کے کپڑے اچھے سے فولڈ کر کہ الماری میں رکھے، ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی چیزیں درست کیں اور باقی چھوٹی موٹی چیزیں صحیح جگہ پر رکھیں۔ صفائی کرنے کے بعد وہ اُس کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"اب تو آپ انکار نہیں کریں گی نا؟" وہ جانتا تھا وہ اپنی والدہ کو انکار نہیں کرتی تھی۔

"ہاں شاید، امی نے کہہ دیا تو چلی جاؤں گی۔" وہ بجھی بجھی سی لگ رہی تھی۔

"نینا، اِدھر دیکھیں۔"

اُس نے انگلی سے اس کی ٹھوڑی اوپر کی اور دونوں کی نظریں ملیں۔

"میں ہوں نا، آپ کیوں پریشان ہیں؟ میں آپ کے پاس رہوں گا۔ پکا وعدہ۔"

وہ اُس کو اپنے ساتھ کی یاد دہانی کروا رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھا چلیں، آپ اُداس نہ ہوں۔ ہم نہیں جاتے۔"

وہ اسے اُداس ہر گز نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اُسے اُداس دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی تھی۔ وہ ہمیشہ ہر ممکن کوشش کر کے اسے خوش کرتا تھا۔

"نہیں، ہم جائیں گے، ورنہ امی ناراض ہوں گی اور کہیں گے تمہاری وجہ سے وہ بھی نہیں گیا۔"

"خالہ کی فکر آپ نہ کریں، میں اُنہیں منا لوں گا۔"

"بس پتا نہیں زیان، مجھے لگ رہا ہے کچھ بُرا ہو گا۔" اُس نے بالآخر اپنا خوف بیان کیا۔

"اللہ خیر کریں، کچھ نہیں ہو گا۔ اچھے کی اُمید رکھیں۔"

"آمین، اللہ کریں کچھ نہ ہو۔"

وہ ہلکی آواز میں بڑبڑائی۔

××××××××××××

وہ لیکچر ختم ہونے کے بعد کلاس روم میں ہی بیٹھی ہوئی تھیں. جب زیان اُن کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ نینا ٹرپ پر جانے کے لیے راضی ہے۔ وہ دونوں بہت خوش ہوئیں۔

"اچھا تو بالآخر شہزادے نے اپنی شہزادی کو منا ہی لیا!" وہ ہنستی ہوئی اُسے چھیڑ رہی تھیں۔

وہ مسکراتا ہوا نفی میں سر ہلانے لگا۔ اتنے میں نینا بھی ان کے پاس آ گئی۔ اُسے دیکھتے ہی زیان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

نیلم اور حور زیان کی آنکھوں کی چمک دیکھ کر ہنسی۔

"کیوں نہ چمکیں میری آنکھیں؟

کہ میرا محبوب آرہا ہے!" اُن دونوں نے کہا۔

نینا کے آتے ہی وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

"آئیے شہزادی صاحبہ، آپ کا شہزادہ تو آپ کو ہی یاد کر رہا تھا!" نیلم نے ایک نظر زیان اور نینا پر ڈال کر کہا۔

نینا نے اسے سخت نظروں سے گھورا۔

"اچھا اچھا یار، سوری!" نیلم نے باقاعدہ ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"میں مان تو گئی ہوں، لیکن میری ایک شرط ہے۔"

زیان تھوڑا تعجب میں تھا۔ شرط؟ مجھے کیوں نہیں بتایا؟

"ہاں، بولو کیا بات ہے؟" حور نے کہا۔

"ہم اسلام آباد بھی جائیں گے۔"

"بس یہ؟" نیلم نے پوچھا۔

"ہاں۔"

"ٹھیک ہے، ہمیں تو کوئی مسئلہ نہیں۔ اچھا ہے، اسلام آباد بھی تھوڑا بہت گھوم لیں گے۔ مزا آئے گا!" زیان نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُن تینوں کو اسلام آباد جانے سے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ اسی بہانے تھوڑا اور وقت باہر گزرانے کو مل جائے گا۔ انہوں نے دو ہفتوں بعد فارغ ہونا تھا۔ اس لیے پشاور جانے کا پلان بھی دو ہفتوں بعد ہی تھا۔

××××××××××

"بابا مجھے چاچو پاس جانا ہے!" وہ کافی دنوں سے ضد کر رہا تھا لیکن آریز کے کام کی وجہ سے وہ نہیں جا پا رہے تھے۔

"بابا......." اُسے لگا کہ شاید اُس کے بابا نے سنا نہیں، اس لیے اُس نے تھوڑی اونچی آواز میں اُنہیں بلایا۔

"جی بابا کی جان، کیا بات ہے؟" آریز نے لیپٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

"مجھے چاچو سے ملنا ہے۔" مطالبہ دہرایا گیا۔

"اچھا میرا بیٹا، میں یہ کام کر لوں، پھر ہم چلیں گے چاچو کے پاس۔" وہ کئی دن سے بار بار اسے یہی کہہ کر ٹال دیتا۔ حمزہ بھی مایوس ہو کر چلا گیا۔

رات کو دیر تک آریز لیپٹاپ پر کام کرتا رہا۔ حمزہ سو چکا تھا۔ عمل آریز کے پاس بستر پر بیٹھ گئی۔

"آریز کیا ابھی تک کام ختم نہیں ہوا؟"

"ہاں، بس تھوڑا سا رہ گیا ہے"۔ اُس نے مصروف سے انداز میں کہا۔

"اچھا، سنو، اگر ہم زیان کے پاس نہیں جا سکتے تو اُسے اِدھر بلا لو۔ حمزہ کتنے دنوں سے ضد کر رہا ہے۔" عمل نے مشورہ پیش کیا۔

"اچھا، میں کہتا ہوں زیان کو۔" اُسے عمل کا مشورہ اچھا لگا۔

"اُس سے کہنا نینا کو بھی لے کر آئے۔"

آریز نے کچھ کہے بغیر ہاں میں سر ہلایا۔

تھوڑی دیر مزید کام کرنے کے بعد اُس نے لیپ ٹاپ بند کیا اور زیان کو کال کی۔ سلام دعا کرنے کے بعد آریز نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"زیان، کیا تم صبح فارغ ہو؟"

"جی بھائی، کیوں؟ کوئی کام ہے کیا؟ وہ آریز کی آواز سنجیدہ آواز سن کر مزید متوجہ ہوا۔

"اچھا، تو ایسا کرو، تم اور گڑیا ہماری طرف چکر لگاؤ۔"

"خریت؟" اس طرح اچانک بلانے پر تعجب ہوا۔

اس کی آواز میں پریشانی بھانپ کر آریز مسکرایا۔

"ہاں ہاں، سب ٹھیک ہے۔ وہ بس حمزہ تمہیں اور نینا کو یاد کر رہا ہے۔ میں کام کی وجہ سے نہیں آسکتا، تو سوچا تمہیں ہی بلا لوں."

حمزہ اُسے یاد کر رہا ہے، یہ سن کر وہ بے اختیار مسکرایا۔

حمزہ اُسے بہت لاڈلہ تھا۔ ان دونوں کی عادتیں اور پسند ایک جیسی تھی۔

"اچھا، ٹھیک ہے۔ ہم آجائیں گے۔"اُسے نے مسکراتے ہوئے دعوت قبول کی۔

×××××××××××××

صبح وہ نینا کے گھر اُسے لینے گیا۔ اُس نے رات کو ہی اُسے بتادیا تھا کہ وہ آریز کی طرف جا رہے ہیں۔

وہ گھر میں داخل ہوا اور سیدھا خالہ کے پاس گیا۔ وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کپڑے فولڈ کر کے الماری میں رکھ رہی تھیں۔ اُس نے انہیں سلام کیا اور نینا کے کمرے کا رخ کیا۔ وہ جانتا تھا، وہ یقیناً تیار ہو رہی ہوگی۔

وہ اُس کے کمرے کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا۔

نینا نے کسی کی موجودگی محسوس کر کے دروازے کی طرف دیکھا۔ زیان کو دیکھ کر وہ اُس کی طرف مڑی۔

" کیسی لگ رہی ہوں میں؟"اشتیاق سے پوچھا۔

زیان کی نظریں فوراً نینا کی بھوری آنکھوں پر گئیں اور اگلے ہی لمحے نظریں چرالی گئی تھیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ نینا کی آنکھوں سے اُسے بے تحاشہ محبت تھی۔ ان بھوری آنکھوں میں ایک عجیب سی کشش تھی، نہ مکمل شوخی، نہ مکمل سنجیدگی۔ جیسے ہر بار دیکھنے پر کوئی نیا جذبہ بیدار ہوتا ہو۔ زیان ہر بار اُن میں کھوجانے سے خود کو بمشکل بچاپاتا تھا۔

نینا نے ہلکے آسمانی رنگ کا کرتا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔ اُس کے گھنے سیاہ بال کھلے ہوئے تھے۔ چہرے پر ہلکا سا میک اپ اس طرح کیا ہوا تھا کہ اُس کے دائیں رخسار پر موجود تل واضح رہتا۔ ہاتھ پر زیان کی دی ہوئی گھڑی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اللہ اللہ، آپ میری جان لیں گی کیا؟"اُس نے دل میں کہا۔

"آپ ہمیشہ کی طرح حسین لگ رہی ہیں۔" نظریں دوبارہ اُس کے چہرے پر ٹکائے زیان نے کہا۔

نینا نے کوئی جواب نہ دیا اور واپس مڑ گئی۔

"شکریہ، جب کوئی تعریف کرے تو شکریہ کہتے ہیں۔"زیان نے طنز کیا۔

"سچ بولنے پر کیسا شکریہ؟"اُس نے بیڈ پر بیٹھے سینڈل پہنتے ہوئے شوخ انداز میں کہا۔

"توبہ توبہ، کتنی خوش فہم ہیں آپ۔ اچھا چھوڑیں، میں کیسا لگ رہا ہوں؟"اُس نے نینا کی طرح آسمانی رنگ کا کرتا زیب تن کیا ہوا تھا۔ہاتھ پر گھڑی اور نینا کا دیا ہوا بریسلٹ تھا۔

"اچھے لگ رہے ہو۔"نینا نے اُس کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"یہ تو زیادتی ہے، آپ نے تو میری طرف دیکھا بھی نہیں!"زیان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

لیکن وہ غلط تھا۔ نینا اُسے دیکھ چکی تھی۔ آئینے میں وہ صاف نظر آرہا تھا۔اُس نے باظاہر تو یہ ظاہر کیا کہ اُس نے زیان کو نہیں دیکھا،لیکن وہ اُسے فرصت سے آئینے میں دیکھ چکی تھی۔ گندمی رنگ،بے ترتیب سیاہ بال، کامل جبڑا،ہونٹ ہلکے گلابی،لائٹ براؤن آنکھیں جو چمک رہی تھیں۔

وہ واقعی میں بہت پیارا لگ رہا تھا۔ کسی شہزادے کی طرح باوقار، مضبوط اور ہینڈسم۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے دیکھے بغیر ہی پتا ہے کہ تم اچھے ہی لگ رہے ہو گے۔"

"اچھا جی، شکریہ!"اُس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔

"اچھا میں گاڑی سٹارٹ کرتا ہوں، آپ جلدی سے آجائیں۔"وہ یہ کہتا ہوا نیچے کی طرف بڑھا۔

نینا نے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھا اور سر پر اسکارف اوڑھ کر نیچے گئی۔

×××××××××××××

راستے میں وہ ایک بیکری کے باہر رکے۔ نینا نے حمزہ کے لیے چاکلیٹس لینی تھیں۔ وہ اس کے لیے چاکلیٹس لے رہی تھی جب کوئی اس سے ٹکرایا۔

"آئی ایم سوری"۔اُس آدمی نے نینا کی طرف دیکھے بغیر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔"نینا نے کہا۔ بحث کرنے کا فائدہ نہ تھا، بھلا کوئی فضول میں اُس سے تھوڑی ٹکرائے گا۔

نینا کی آواز سن کر وہ مڑا۔

"نینا تم......."وہ شاید نینا سے واقف تھا۔وہ ابھی کچھ اور کہنے ہی والا تھا کہ زیان نینا کے پاس آیا۔

"نینا،چیزیں لے لیں آپ نے؟ چلیں؟"زیان کی نظر ابھی اُس آدمی پر نہیں پڑی تھی۔

زیان کو دیکھ کر اُس آدمی کے چہرے پر غصّہ اُبھرا۔

"اچھا تو تم پھر اس گھٹیا انسان کے ساتھ آوارہ گردی کر رہی ہو۔"اُس آدمی نے غصیلی آواز میں کہا۔

اُس آدمی کی بات سن کر زیان نے اُس کی طرف بڑھنے کے لیے قدم اٹھائے ہی تھے کہ نینا نے ہاتھ اٹھا کر اُسے روکا۔

"میں نے تمہیں بہت دفعہ بتایا ہے کہ ہر شخص تمہاری طرح......."اُس نے تھوڑا وقفہ دے کر سوچا،" گھٹیا،ذلیل،بے غیرت"اُس نے صرف سوچا تھا،اُس آدمی کو کسی سخت لفظ

سے نوازا نہیں تھا۔ "نہیں ہوتا،اور زیان تو بالکل بھی تمہاری طرح نہیں۔ "نینا نے بہت پُر سکون لہجے میں کہا۔

"بات تو سمجھ گئے ہو گے۔ " آخر میں اُس نے مُسکراتے ہوئے سختی سے کہا۔

زیان نینا کی بات سمجھ کر مسکرایا۔

"چلیں نینا؟"زیان نے اپنی بات پھر دہرائی۔

×××××××××××

اُس نے غصے سے دروازہ کھولا اور تیز تیز چلتا سیدھا اپنی والدہ کے کمرے میں گیا۔اُسے غصے میں دیکھ کر اُس کی والدہ حیران ہوئیں۔

"کیا ہوا احمد؟ تم اتنے غصے میں کیوں ہو؟"انہوں نے پریشانی سے پوچھا۔

"وہ..... آج پھر میں نے اُسے اُس گھٹیا زیان کے ساتھ آوارہ گردی کرتے دیکھا ہے۔ آپ ابھی ماموں کے گھر جائیں اور اُن سے رشتے کی بات کریں۔ایک دفعہ بس ہماری

شادی ہو جائے، پھر اُسے میں خود ہی سیدھا کر لوں گا۔"منہ پر عجیب سے شیطانی مسکراہٹ سجائے اُس نے آخری جملہ کہا۔

اُس کی والدہ سمجھ گئی تھیں کہ وہ کس کی بات کر رہا ہے۔

"اچھا میں آج شام کو جاتی ہوں، کرتی ہوں بات تمہارے ماموں سے۔"

اُنہیں اپنا بیٹا لاکھوں میں عزیز تھا۔ ہر ماں کو ہوتا ہے۔ وہ اُس کی بات ہر گز نہیں ٹال سکتی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

×××××××××××××××

وہ آریز کے گھر کے باہر کھڑے تھے۔ حمزہ بھاگتا ہوا دروازہ کھولنے آیا۔ زیان حمزہ کو دیکھ کر نیچے بیٹھ گیا۔ حمزہ سیدھا اُس کی باہوں میں آ گیا۔ نینا وہیں پاس کھڑی، انہیں مسکراتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ نینا نے ہاتھ سے حمزہ کے بال بگاڑے۔ زیان کو ملنے کے بعد اُس نے نینا کو سلام کیا اور اندر بھاگ گیا۔

زیان اور نینا اندر پہنچے، جب انہیں حمزہ کی آواز آئی۔

"ماما، بابا! چاچو چاچی آ گئے!"

لفظ چاچی سن کر نینا کا چہرہ سرخ ہوا۔ اُسے سمجھ نہ آیا کہ کیا کرے۔ حمزہ نے پہلی دفعہ اُسے "چاچی" کہا تھا۔ نینا کا سرخ چہرہ دیکھ کر آریز اور عمل ہنس دیے۔ زیان تو ایسے کھڑا تھا جیسے اُس نے کچھ سنا نہ ہو، لیکن من میں لڈو ضرور پھوٹے تھے۔

"اچھا تو تمہارے چاچو اور چاچی بالآخر آ ہی گئے"۔ آریز نے لفظ "چاچی" پر زور دے کر کہا۔

نینا بیچاری سرخ چہرہ لیے وہیں کھڑی تھی۔ چہرے کے ساتھ ساتھ اس کے کان کی لوہیں، گردن اور یہاں تک کے ماتھا بھی سرخ ہو چکا تھا۔ اُس نے مڑ کر زیان کی طرف دیکھا۔

زیان نے ہاتھ ہوا میں بلند کیے۔

"واللہ میں نے اسے ایسا کچھ نہیں کہا۔" اُسے ڈر تھا کہ کہیں نینا دوبارہ ناراض نہ ہو جائے۔

نینا کا ردعمل دیکھ کر عمل فوراً بولی۔

"اچھا بس بہت ہوا، میری گڑیا کو تنگ نہ کرو۔ گڑیا، اِدھر آؤ، چھوڑو نہیں۔" عمل نے آگے بڑھ کر نینا کو گلے لگایا۔

"اچھا، تم اِدھر بیٹھو، میں ابھی آتی ہوں۔" وہ کھانا پکانے کچن میں چلی گئی۔ نینا بھی اُس کے ساتھ ہی کچن میں چلی گئی کیونکہ وہ اس وقت کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

زیان، آریز اور حمزہ کے ساتھ ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا۔ وہ دونوں اِدھر اُدھر کی باتیں کرنے لگے۔ حمزہ زیان سے چپکا ہوا تھا۔

"بھابھی، اتنے تکلف کی کیا ضرورت تھی؟" نینا نے عمل کی بنائی ہوئی ڈشز کو دیکھ کر کہا۔

"تکلف کی کیا بات ہے، گڑیا؟" عمل نے میکرونی کے لیے چکن کاٹتے ہوئے کہا۔

"اچھا، لائیں میں کچھ مدد کر دوں۔" وہاں فارغ کھڑے رہنے سے اچھا تھا وہ عمل کا ہاتھ بٹا دیتی۔

"نہیں نہیں، کوئی ضرورت نہیں۔ تم باہر جا کر بیٹھو، یہاں بہت گرمی ہے"۔ عمل کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمایاں تھے۔

نینا کی نظر رسملائی کے ڈبے پر پڑی۔

"اچھا چلیں، میں رسملائی بنا دیتی ہوں۔"اُس نے دوبارہ مدد کی پیشکش کی۔

"نہیں، کوئی ضرورت نہیں، یہاں بہت گرمی ہے تم باہر جا کر آرام سے بیٹھو۔"

"بھابھی، کوئی بات نہیں، میں بنا دیتی ہوں۔". اُس نے یہ کہتے ہوئے ڈبے سے پاؤڈر نکالا۔

"اچھا، ٹھیک ہے۔ ویسے بھی تمہارے ہاتھ کی رسملائی ہم سب کو بہت پسند ہے." عمل جانتی تھی کہ اگر نینا نے کہہ دیا کہ وہ کوئی کام کرے گی تو وہ ضرور کرے گی۔

وہ جب بھی نینا کے گھر جاتے تھے، وہ خاص ان کے لیے رسملائی بناتی تھی۔ اگر وہ نہ بناتی تو عمل اور آریز خود فرمائش کر کے بنواتے تھے۔

××××××××××××××

کھانا ٹیبل پر لگ چکا تھا۔

"زیان، آریز، حمزہ! آجاؤ کھانا لگ گیا ہے۔" عمل نے اُن تینوں کو ڈائننگ ٹیبل پر بلایا۔

حمزہ بھاگتا ہوا آیا اور نینا کی گود میں بیٹھ گیا۔

"حمزہ، اِدھر کرسی پر بیٹھو۔" عمل نے نینا کی گود میں حمزہ کو بیٹھے دیکھ کر سختی سے کہا۔

"رہنے دیں بھابھی، ٹھیک ہے اِدھر ہی۔" نینا پیار سے حمزہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔

"نینا، حمزہ تمہیں تنگ کرے گا۔"

"کوئی بات نہیں بھابھی، نہیں کرتا تنگ۔"

اتنے میں آریز اور زیان بھی اُدھر آگئے۔ زیان نے حمزہ کو نینا کی گود میں بیٹھے دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔

نینا حمزہ کو کھانا کھلانے لگی۔ زیان، آریز اور عمل بھی کھانا کھانے لگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھانا کھانے کے بعد نینا نے عمل کے ساتھ برتن اٹھائے اور فریج سے رسملائی کا کٹورہ نکال کر لائی۔

آریز نے رسملائی کھاتے ہوئے عمل سے حیرت سے پوچھا۔

"تم نے کوئی نئی رسپی ٹرائی کی ہے؟"

"نہیں، نینا نے بنائی ہے۔"

"اوہ، تبھی تو میں بھی کہوں یہ اتنی اچھی کیوں ہے!"

آریز کی بات سن کر عمل تھوڑا سا خفہ ہو گئی۔

"کیا تم یہ کہہ رہے ہو کہ میں رسملائی اچھی نہیں بناتی؟"

"نہیں نہیں، میں ہرگز یہ نہیں کہہ رہا۔ یہ بس تمہاری بنائی ہوئی سے تھوڑی سی اچھی ہے...... تھوڑی سی۔"

آریز نے اپنے انگوٹھے اور انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر کہا۔

××××××××××××××

کمرے میں زانیہ بیگم بیٹھی کسی سے بات کر رہی تھیں جب مُراد صاحب گھر آئے۔ وہ آوازیں سن کر کمرے کی طرف بڑھے۔

"السلام و علیکم آپا! کیا حال ہے؟ آج بہت دنوں بعد چکر لگایا آپ نے." وہ اپنی بہن کو دیکھ کر حیران تھے۔ وہ اُن کے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گئے۔

"و علیکم السلام۔ ہاں، شکر ہے اللہ کا، خیریت ہے۔ میں نے سوچا تمہیں تو خیال نہیں، میں خود ہی چکر لگا لیتی ہوں۔" انہوں نے طنز کیا۔

"ارے آپا، وہ میں بس کام میں مصروف ہوتا ہوں اس لیے۔" جواز پیش کیا۔

"ہاں ہاں، مجھے پتہ ہے تم بہت مصروف رہتے ہو"۔ کچھ دیر وہ اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے، پھر آخر کار وہ مدعے پر آئیں۔

"مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔"

"جی جی، بولیں۔ "انہوں نے تابعداری سے کہا۔

"بچے ماشاءاللہ بڑے ہو رہے ہیں۔ اب تمہیں چاہیے کہ تم میری امانت مجھے دے دو۔"

"جی؟ میں کچھ سمجھا نہیں، کون سی امانت؟" وہ الجھن کا شکار تھے۔

"میں نینا اور احمد کے رشتے کی بات کر رہی ہوں۔ "اب کے انہوں نے واضح کہا۔

"آپا یہ رشتہ تو ہرگز نہیں ہو سکتا۔ "زانیہ بیگم نے گفتگو میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔ انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے سمجھائیں۔

اتنے میں نینا بھی کمرے میں داخل ہوئی۔ اُس نے اپنی والدہ کی آخری بات سن لی تھی۔

"السلام و علیکم، کس کے رشتہ کی بات ہو رہی ہے؟" اُس نے اپنی والدہ کے پاس بیٹھتے ہوئے تجسّس سے پوچھا۔

"تمہارے اور احمد کے۔ "زانیہ بیگم نے بتایا۔

"احمد اور میں؟ ہرگز نہیں۔ "اُس کے چہرے پر واضح ناپسندیدگی اُبھری۔

"کیوں؟ آخر کیا کمی ہے میرے احمد میں، ہاں؟" اس کی پھپھو برہم ہوئیں۔

"کمی؟ آپ یہ بتائیں، آخر آپ کے بیٹے میں ایسا ہے کیا کہ اُس سے کوئی شادی کرے؟"

"اتنا سلجھا، سمجھدار ہے وہ، اور کماتا بھی اچھا ہے۔ اور کیا چاہیے تمہیں؟" اُن کا بس چلتا تو وہ اپنے بیٹے کی تعریف میں چاند تارے ایک کر دیتیں۔

" سلجھا اور سمجھدار؟ وہ بھی احمد؟" وہ طنزیہ ہنسی۔

" پھپھو جان، آپ میرا منہ نہ کھلوائیں کیونکہ اگر یہ کھل گیا تو آپ کسی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہیں گی۔" تنبیہ کی گئی۔

لیکن وہ باز نہ آئیں۔

"ہاں ہاں، بتاؤ میں بھی تو سنوں؟ کیا ہے؟" انہوں نے چیلنج کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا، تو پھر سنیں۔" نینا نے اُن کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے بولنا شروع کیا۔

"آپ کا بیٹا ایک نہایت گھٹیا اور بے غیرت مرد ہے، بلکہ وہ مرد کہلانے کے قابل بھی نہیں ہے۔ جانوروں کی طرح اُسے ہر جگہ منہ مارنے کی عادت ہے۔"

"نینا!" زانیہ بیگم نے اُسے روکنے کی کوشش کی، لیکن وہ اپنی بات مکمل کیے بغیر کہاں رکتی تھی۔ اُس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔

"پتا نہیں کتنی ہی لڑکیوں سے اُس کے تعلقات رہ چکے ہیں، اور اب بھی ہیں۔ یہ ہے آپ کے 'سلجھے' بیٹے کی حقیقت۔"

اُس کی پھپھو کو تو مانو سانپ سونگھ گیا۔ انہوں نے بولنے کے لیے ابھی منہ کھولا ہی تھا جب اُس نے سختی سے ٹوکا۔

"میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ پھپھو، کیا آپ کو واقعی میں اپنے بیٹے کی خبر ہے؟ اگر ہے، تو پھر تو آپ کو معلوم ہو گا کہ وہ نشہ کرتا ہے۔"

نینا کا آخری جملہ اُن پر قیامت بن کر ٹوٹا۔ مُراد صاحب اور زانیہ بیگم حیرانگی سے نینا کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"جھوٹ ہے یہ، تم جھوٹ بول رہی ہو! تم میرے بیٹے سے شادی نہیں کرنا چاہتی، اس لیے یہ کہہ رہی ہوں۔ تم خود آوارہ ہوں، جب دیکھو لڑکوں کے ساتھ پھرتی رہتی ہو۔ کوئی شرم حیا ہے نہیں تم میں، اور آئی میرے بیٹے پر تہمت لگانے والی!"

اُس کی پھپھو اُس پر برس رہی تھیں۔

اپنی بہن کے منہ سے اپنی بیٹی کے لیے یہ زہر نکلتے دیکھ مُراد کو شدید صدمہ پہنچا۔

"آپا، آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" وہ صدمے کی حالت میں بولے۔

"ہاں، تو ٹھیک کہہ رہی ہو نہ! یہ عیاش جب دیکھو اُس زیان کے ساتھ، کبھی اِدھر جا کبھی اُدھر۔" انہوں نے مزید زہر اگلا۔

"زیان کوئی غیر تو نہیں آپا، اُن دونوں کا نکاح ہو چکا ہے۔"

یہ سنتے ہی انہیں نے شاکی نظروں سے مُراد کی طرف دیکھا۔

××××××××××××××

انہیں نینا کی کسی بات کا یقین نہ تھا۔ بھلا اُن کا بیٹا کیوں نشہ کرنے لگا؟

"وہ بہتان لگا رہی تھی۔ہاں وہ جھوٹی ہے۔ میرا احمد ایسا نہیں کر سکتا"۔

وہ پورے راستے خود کو تسلی دیتی آئیں تھیں۔ گھر میں داخل ہوتے ہی انہوں نے احمد کو بے چینی سے اِدھر اُدھر چکر لگاتے دیکھا۔احمد کی نظر اُن پڑی تو وہ فوراًاُن کی طرف لپکا۔

"کیا کہاماموں نے ؟انہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا؟"اُس نے بے صبری سے پوچھا۔

"اُس کا نکاح ہو چکا ہے۔"اُنہوں نے احمد کے سر پر گویا پہاڑ گرایا۔

"کیا؟"وہ حیرت سے منہ کھولے رہ گیا۔اُس کی آنکھوں میں بے یقینی تھی۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ کب؟ کیسے؟"اُس نے خود سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"مُراد نے زیان اور نینا کا نکاح کر دیا ہے۔"نینا کے نکاح کی خبر تکلیف دہ تھی،لیکن زیان کے ساتھ نکاح ہوا ہے،یہ بات اس کے لیے اور بھی دلخراش ثابت ہوئی۔

وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔

"آپ نے دیر کر دی! میں نے آپ سے کہا تھا نا، وہ اُسے مجھ سے چھین لے گا۔ کیوں؟ کیوں آپ نے ماموں سے پہلے بات نہیں کی؟ کیوں امی، کیوں؟" اپنے بالوں میں ہاتھ جکڑے وہ رو رہا تھا۔ اُس نے پوری قوت سے اپنے بال نوچے۔ اُس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اُس کے بال ٹوٹ کر اُس کے ہاتھ میں آ گئے۔ اُس کی بچپن کی محبت، اس سے چھین لی گئی تھی۔

××××××××××××

ایک سال چھ ماہ قبل

پشاور والے واقعے کو چھ ماہ گزر چکے تھے۔ ان چھ ماہ میں نینا نے ایک دفعہ بھی باہر کا رخ نہیں کیا۔ کہیں باہر جانا تو دور، وہ اپنے کمرے سے بھی باہر نہیں نکلتی تھی۔ سب نے اُسے تسلی دینے، سمجھانے اور اس کا خوف کم کرنے کی بہت کوشش کی لیکن خوف ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

پشاور والے واقعے کے بعد وہ اور بھی زیادہ خوف زدہ رہنے لگی تھی۔

اُس نے یونیورسٹی جانا بھی چھوڑ دیا تھا۔

زیان روز اُس سے ملنے آتا تھا۔ وہ اُسے بہلانے کے لیے کبھی آئسکریم، کبھی چاکلیٹس، کبھی نینا کے پسندیدہ پھول،اور کبھی کوئی اور چیز لے کر آتا۔ نینا صرف زیان سے ہی بات کرتی تھی۔

اُسے یاد تھا، چھ ماہ قبل اگر کوئی اُس کی مدد کے لیے آیا تھا، تو وہ زیان ہی تھا۔ اُس رات، اُس کی ایک آواز پر، وہ فوراًاس کے پاس آ گیا تھا۔

×××××××××××

پشاور والے واقعے کے دن

وہ گاڑی تیزی سے سڑک پر بھگا تا بلکہ اڑاتا ہوا جا رہا تھا۔ سفر طویل تھا اور وہ چاہتا تھا کہ وہ جلد از جلد نینا کے پاس پہنچے۔ وہ ابھی تک اس کے ساتھ کال پر تھی۔ وہ ڈرائیونگ کرتا اُسے تسلی دے رہا تھا۔

چند گھنٹوں بعد وہ اُس تک پہنچ ہی گیا۔ اپنی گاڑی سے تیزی سے نکل کر وہ نینا کی گاڑی کی طرف بھاگا۔

"نینا، دیکھیں میں آ گیا ہوں!" اُس نے نینا کی گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے نرمی سے پکارا۔

وہ ابھی تک چہرہ گھٹنوں میں چھپائے بیٹھی تھی۔

"نینا....."زیان نے دوبارہ پکارا، لیکن کوئی جواب نہ ملا۔

اُسے اندیشہ ہوا، کہیں یہ سو تو نہیں گئیں۔ روتے روتے اکثر لوگ سو جاتے ہیں۔

"نینا!"اُس نے اب تھوڑی اونچی آواز میں بلایا۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔

"سوری سوری!"زیان نے فوراً معذرت کی۔

نینا کی نظر زیان پر پڑی، تو وہ دوبارہ زاروقطار رونے لگی۔ اُسے روتا دیکھ کر زیان کا دل بیٹھنے لگا۔

"ارے نینا، روئیں مت۔ دیکھیں، میں آگیا ہوں۔ میں نے اپنا وعدہ نہیں توڑا۔ مجھے حاضر کرنے کے لیے آپ کی ایک آواز ہی کافی ہے۔"

وہ اُسے تسلی دیتا اپنے ہونے کا احساس دلا رہا تھا۔

نینا اُس کے ساتھ اُس کی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

Clubb of Quality Content!

"آپ ٹھیک ہیں؟"اُس نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے پوچھا۔

نینا نے ہاں میں سر ہلایا، لیکن وہ بالکل بھی ٹھیک نہیں تھی۔

"اگر آپ نے سونا ہے، تو بے شک سو جائیں۔" نینا کی نیند سے بھری آنکھیں دیکھ کر اُس نے نرمی سے کہا۔

نینا نے کچھ بھی کہے بغیر دوبارہ بس ہاں میں سر ہلایا۔

ہاں، اُسے یاد تھا۔ صرف وہی صرف زیان ہی اُس کی مدد کے لیے ہر جگہ آجاتا تھا۔ وہ اس کے ہر فیصلے میں اس کا ساتھ دیتا تھا اور مصیبت میں اس کی ڈھال بن جاتا تھا۔ وہ اس کا واحد سچا ساتھی تھا۔

××××××××××××××

آج پھر زیان اُس کے لیے آئسکریم لایا تھا۔

"یہ لیں، آپ کی پسندیدہ۔" اُس نے نینا کو ایک ڈش دی جس میں ونیلا اور چاکلیٹ مکس آئس کریم تھی۔

"میں نے فریج میں باکس رکھ دیا ہے، آپ جب چاہیں آئس کریم کھا سکتی ہیں۔ جب ختم ہو جائے تو مجھے بتا دیجیے گا، میں اور لے آؤں گا۔" وہ اپنی ہی دھن میں مست بول رہا تھا۔ نینا اُس کی باتوں پر مسکرائی۔

وہ کچھ دیر باتیں کرتے رہے، پھر زیان جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا، میں چلتا ہوں اب، صبح دوبارہ آؤں گا۔ کوئی چیز تو نہیں چاہیے آپ کو؟" وہ روز واپس جاتے وقت اس سے یہ پوچھ کر جاتا تھا۔

"نہیں۔" ایک لفظی جواب آیا۔

"چلیں، اللہ حافظ۔"

"اللہ حافظ۔"

وہ نینا کے کمرے سے نکل کر نیچے خالہ کے پاس گیا۔ وہ آج جب آیا تھا تب زانیہ بیگم نے اس سے کہا تھا انہیں کوئی ضروری بات کرنی ہے، اس لیے وہ گھر جانے سے پہلے اُن کے پاس گیا۔

"جی خالہ، کیا بات کرنی تھی آپ کو؟" وہ اُن کے پاس ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"دیکھو، میں سیدھی بات کروں گی۔ میں پہیلیاں نہیں بجھا سکتی۔ میں اور تمہارے خالو دونوں چاہتے ہیں کہ اگر تم اور نینا راضی ہو، تو ہم تمہارا نکاح کر دیتے ہیں۔"

نکاح؟ نینا اور اس کا نکاح؟ کیا اُس نے صحیح سنا تھا۔

"خالہ آپ نے کیا کہا؟" اُس نے شاک کی حالت میں پوچھا۔

"زیان، میں چاہتی ہوں کہ نینا اور تمہارا نکاح کر دوں۔ اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو میں آریز سے بات کرتی ہوں۔" انہوں نے اپنی بات دوبارہ دہرائی۔

"خالہ، آپ نے نینا سے اُس کی مرضی کا پوچھا؟" اُس نے بے اختیار کہا۔

"نہیں، ابھی نہیں۔ میں کرتی ہوں اُس سے بھی بات۔ میں نے سوچا پہلے تم سے پوچھ لوں۔"

"خالہ اگر نینا کو کوئی اعتراض نہیں تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔ آپ بھائی سے بات کر لیں۔" بھلا اُسے کیوں کوئی اعتراض ہوتا؟ وہ تو کتنے عرصے سے نینا کو پسند کرتا ہے، اور اس بات سے تقریباً ہر کوئی واقف تھا۔ اُس نے زبان سے اظہار نہیں کیا تھا، لیکن اس کے اعمال واضح چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ اُسے نینا سے محبت و عقیدت ہے۔

وہ بے حد خوش تھا۔ شاید اُس کی دعاؤں پر رب العالمین نے "کُن" کہہ دیا تھا۔

××××××××××××××

رات کو زانیہ بیگم نے مُراد صاحب کو زیان کا جواب بتایا۔

"مجھے امید تھی وہ انکار نہیں کرے گا۔ نینا بھی نہیں کرے گی انشاءاللہ۔" اُنہیں زیان کا جواب سن کر خوشی ہوئی۔

Clubb of Quality Content

زبان سلجھا، سمجھدار اور شریف لڑکا تھا۔ انہوں نے کہا نہیں تھا، لیکن ان کی بھی خواہش تھی کہ یہ دونوں شادی کر لیتے۔

"میں صبح نینا سے بات کروں گی، لیکن مُراد، اگر اُسے کوئی اعتراض ہوا تو ہم ہر گز زبردستی نہیں کریں گے۔" وہ روایتی والدین کی طرح ہر گز نہیں تھے، جو اپنی بیٹیوں پر سختی کر کے زبردستی اُن کا نکاح کسی سے کر دیتے ہیں۔ بندہ چاہے اچھا ہو یا بُرا، زبردستی نکاح ہر گز جائز نہیں۔ اللہ نے پسند کرنے کا حق دیا ہے، کسی کو اختیار نہیں کہ وہ یہ حق چھینے۔ ہاں، لیکن اصلاح کی جا سکتی ہے۔ پیار سے سمجھانا جائز ہے، مار پیٹ ہر گز جائز نہیں۔

"جی بیگم، نہیں کریں گے۔ ہم کیوں اپنی گڑیا پر سختی کرنے لگے؟" وہ اُن کی لاڈلی تھی وہ کیسے اُس پر سختی کر سکتے تھے؟

××××××××××××××

صبح زانیہ بیگم نینا کے پاس بیٹھی اُس سے اس کی رضامندی کا پوچھ رہی تھیں۔

"لیکن امی، اتنی جلدی؟ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

"میری جان، میں شادی کا نہیں کہہ رہی۔ صرف نکاح، رخصتی جب تم چاہو تب کریں گے۔" وہ خوش تھیں، نینا نے زیان سے شادی سے انکار نہیں کیا تھا بلکہ ابھی شادی سے کیا تھا۔

"آپ نے زیان سے پوچھا ہے؟ اگر اُسے کوئی اعتراض ہوا تو؟" اُسے فکر لاحق ہوئی۔

"تم اپنی بات کرو، اُسے کوئی اعتراض نہیں۔ میں نے کل ہی اُس سے بات کی تھی۔"

"اگر اُسے کوئی اعتراض نہیں تو مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں۔" اُس نے نکاح کے لیے رضامندی بھر لی۔

Clubb of Quality Content

"لیکن امی میری ایک شرط ہے۔"

"ہاں، بولو میری جان، کیا بات ہے؟" انہوں نے پیار سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"نکاح میں صرف ہم دو فیملیز ہی ہوں گے، میں کسی اور کا سامنا نہیں کرنا چاہتی اور نہ ہی کسی کو ہمارے نکاح کے بارے میں بتانے کی ضرورت ہے۔"

"لیکن نینا، ایسے سب اعتراض کریں گے۔"

"مجھے کسی کے اعتراض کی کوئی فکر نہیں۔ اگر آپ چاہتی ہیں میں یہ نکاح کروں، تو ہم دو فیملیز اور نکاح خواں کے علاوہ کوئی بھی نہیں آئے گا اور نہ ہی کسی کو ہمارے نکاح کے بارے میں بتانے کی ضرورت ہے۔ بس، بات ختم۔"

اُسے یاد تھا کیسے اس کے تقریباً تمام رشتے داروں نے اس کی حالت کا مذاق اڑایا تھا، اور اسے پاگل کہا تھا۔ وہ کبھی اس کی خیریت دریافت کرنے نہیں آئے۔ اگر وہ اس کے مشکل وقت میں ساتھ نہ تھے، تو انہیں خوشی کے موقع پر ساتھ ہونے کا کوئی حق نہیں۔

"ٹھیک ہے، میں کرتی ہوں مُراد سے بات۔" اُنہیں اُمید تھی کہ وہ اور مُراد کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ لیں گے۔

××××××××××××××

آج زانیہ بیگم نے نینا کے لیے زیان کا رشتہ لینے کی بات آریز سے کرنی تھی۔ انہوں نے آریز سے کہا تھا کہ اگر وہ فارغ ہو تو اِدھر گھر آؤ، میں نے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ آریز

نے آنے کے لیے حامی بھر لی۔ اُسے آج کل کوئی خاص آفس کا کام بھی نہیں تھا اور ویسے بھی وہ خالہ کو انکار نہیں کر سکتا تھا۔ وہ اُس کے لیے والدہ کی طرح تھیں۔

وہ ابھی کچن میں کھڑی کھانا بنا رہی تھیں جب آریز آیا۔

"السلام و علیکم خالہ۔" وہ ان کے پاس کچن میں چلا آیا۔

"و علیکم السلام بیٹا۔ تم اندر جا کر بیٹھو، میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں۔" کچن میں کافی گرمی تھی، اس لیے انہوں نے آریز کو اندر بیٹھنے کا کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک ٹرے میں چائے اور بسکٹ لے کر ڈرائنگ روم میں گئیں۔

آریز وہاں صوفے پر بیٹھا تھا۔ انہوں نے ٹرے صوفے کے سامنے پڑے ٹیبل پر رکھی۔

"اور خالہ، کیسی ہیں آپ؟" آریز نے انہیں اپنے سامنے بیٹھتا دیکھا تو پوچھا۔

"الحمد للہ ٹھیک ہوں، تم سناؤ، کیسے ہو؟ گھر سب کیسے ہیں؟"

"الحمدللہ زبردست۔ خالہ، گڑیا کیسی ہے؟" وہ نینا کے لیے کافی پریشان رہتا تھا۔ اُسے نینا کو اس طرح دیکھنا اچھا نہیں لگتا تھا۔ وہ زیان کی طرح ہر روز تو نہیں، لیکن کچھ دن بعد چکر ضرور لگاتا تھا۔

"نینا بھی ٹھیک ہے۔ میں نے اس کے اور زیان کے متعلق ہی تم سے بات کرنی تھی۔" وہ اصل موضوع پر آئیں۔

"جی خالہ بولیں۔" وہ مزید متوجہ ہوا۔

"میں چاہتی ہوں زیان اور نینا کا نکاح کر دیں۔ ان دونوں کو تو کوئی اعتراض نہیں لیکن تم بڑے ہو، اس لیے میں نے سوچا تم سے پوچھ لوں۔ تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں نہ، بیٹا؟" نرمی سے پوچھا۔

"خالہ کیسی بات کر رہی ہیں؟ بھلا مجھے کیوں کوئی اعتراض ہو گا؟ ویسے بھی اگر وہ دونوں راضی ہیں، تو میرا تو کوئی اعتراض بنتا بھی نہیں۔" اُس نے چائے پیتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو پھر، اس جمعرات کو ان کا نکاح رکھ دیں؟"

ان سے انتظار نہیں ہو رہا تھا۔

"جی، ٹھیک ہے۔" وہ خود بھی ان دونوں کے نکاح کے لیے کافی پر جوش تھا۔

لیکن بیٹا، ایک اور بات بھی ہے۔" انہوں نے اب تھوڑی سنجیدگی سے کہا۔

"جی؟"

"نینا چاہتی ہے کہ نکاح میں صرف ہم دو فیملیز ہی شریک ہوں، اور نکاح کے بارے میں کسی کو نہ بتائیں۔ میں نے اُسے کہا کہ لوگ اعتراض کریں گے لیکن وہ......." آریز نے اُن کی بات مکمل ہونے سے پہلے کہا۔

"آپ کو بیچ میں ٹوکنے کے لیے معذرت خالہ، لیکن اگر گڑیا ایسا چاہتی ہے تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں، اور آپ کو بھی نہیں ہونا چاہیے۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں تو کرتے رہیں۔" وہ کم از کم نینا اور زیان کی خوشیوں پر سمجھوتا نہیں کر سکتا تھا۔ نینا کا اس نے بچپن سے اپنی بہن کی طرح خیال رکھا تھا وہ کیسے اُس کی خواہش کا احترام نہ کرتا۔

××××××××××××××

وہ اپنے بیڈ پر بیٹھی لیپٹاپ گود میں رکھے، کسی ویب سائٹ پر پکچرز سکرول کر رہی تھی۔ وہ اپنے نکاح کے لیے کپڑے دیکھ رہی تھی۔ باہر وہ جاتی نہیں تھی اور امی کی چوائس اُس کے بر عکس کافی مختلف تھی۔ اُسے لائٹ شیڈ میں کسی جوڑے کی تلاش تھی۔ وہ کافی دیر سے سکرولنگ کر رہی تھی اور اب اُکتاہٹ کا شکار تھی۔ وہ لیپٹاپ بند کرنے ہی والی تھی جب اُس کی نظر ایک جوڑے پر پڑی اور پھر وہ نظریں نہ ہٹا سکی۔ پیسٹل پنک کلر کا گاؤن۔ اُس پر زیادہ کام نہیں ہوا تھا، جو کہ بہترین تھا۔ پہلی نظر میں ہی اُسے وہ پسند آ گیا تھا۔ اُس نے فوراً اُسے آرڈر کر لیا۔ اب اُسے اس کے میچنگ جوتے چاہیے تھے۔ جیولری میں اُسے خاص دلچسپی نہ تھی، اس لیے وہ اُس کی والدہ نے خریدنی تھی بلکہ وہ پہلے سے ہی خرید چکی تھیں۔

"جوتے بعد میں دیکھ لوں گی، ابھی تو دو دن باقی ہیں۔" اُس نے خود سے یہ کہتے ہوئے لیپٹاپ آف کر دیا۔

×××××××××××××

زیان کی شاپنگ عمل نے کرنی تھی۔ زیان نے خود عمل سے اس کام کے لیے کہا تھا کیونکہ وہ آج کل کافی مصروف تھا۔ وہ کسی کام کے تحت تقریباً روز ہی کسی نہ کسی شہر میں گیا ہوتا تھا۔ اُس نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ اُسے کیا کام ہے سوائے نینا کے۔

وہ ایک پرانی کتابوں کی دکان کے باہر کھڑا تھا۔ لکڑی کا بناوہ پرانا، خستہ حال دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔

"السلام وعلیکم بیٹا، کیا بات ہے؟ آج اس بوڑھے کو کہاں یاد کر لیا؟" شیلف پر کتابیں درست کرتے دکان میں موجود شخص نے کہا۔

"وعلیکم السلام، میں دیر سے آنے کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ کچھ مصروفیات نے مجھے گھیر لیا تھا، بس اس لیے نہیں آسکا۔" اُس کا لہجہ معذرت خواہ تھا۔

"ہاں، مصروفیات، مصروفیات۔" انہوں نے سر ہلاتے دہرایا۔

"آؤ بیٹھو۔" انہوں نے زمین پر پڑی ایک چادر کی طرف اشارہ کیا۔

"تو بتاؤ، کیا بات ہے؟ کس لیے آئے ہو آج؟" وہ اپنے کام میں مصروف بولے۔

"میرے پاس ایک خوشخبری ہے اور درخواست"۔ وہ ہچکچائے بغیر زمین پر بچھائی گئی چادر پر بیٹھ گیا۔

"اچھا اچھا، پھر رکو تھوڑی دیر۔" وہ چاہتے تھے کہ وہ اُس کی بات توجہ سے سنیں۔ اُن کا کام ختم ہو چکا تھا، وہ اُس کے پاس ہی زمین پر بیٹھ گئے۔

"ہاں، اب بولو، اس خوشی کی وجہ کیا ہے۔" وہ اُس کا چہرہ دیکھتے ہوئے بولے۔

"اس جمعرات میرا نکاح ہے۔" پُرذوق انداز میں خبر دی گئی۔

"نکاح؟ ماشاءاللہ! اچھی بات ہے، لیکن اگر تم مجھے دعوت دینے آئے ہو تو معذرت، میں نہیں آسکتا۔" اُنہیں ایک ضروری کام تھا اگر وہ چاہتے تو وہ کام متلوی کر سکتے تھے لیکن انہوں نے وقت پر کام کرنے میں عافیت جانی۔

"شیخ صاحب، میں تو چاہتا ہوں آپ ہمارا نکاح پڑھوائیں۔ ویسے آپ نے یہ نہیں پوچھا میری ہونے والی منکوحہ کون ہیں،؟" آرام سے سوال کیا گیا۔

"ہاں، بتاؤ، کون ہے وہ خوش قسمت؟"

"نینا بنت مُراد علی"۔ اُس نے نرمی سے کہا۔

"نینا؟ کیا یہ وہی نینا ہے جس نے.......؟" اُن کی آنکھوں میں حیرانی اُبھری۔

"جی وہی نینا، بالکل وہی۔" اُس نے مُسکراتے ہوئے سر ہلایا۔

شیخ صاحب نینا بنت مُراد علی کو بہت اچھی طرح سے جانتے تھے۔ یہ وہی لڑکی تھی جس نے ان کی بہت مدد کی تھی۔

"کیا اُس کی بھی یہی خواہش ہے کہ میں اُس کا نکاح پڑھاؤں؟" انہوں نے فوراً پوچھا۔

"جی، بالکل، انہوں نے ہی مجھے یہاں بھیجا ہے۔" اطمینان سے اُنہیں تسلی دی گئی۔

"ٹھیک ہے بیٹا، میں ضرور آؤں گا اور درخواست کیا ہے؟" وہ خوشدلی سے آمادہ ہو گئے۔

"یہ خط لے لیں۔ انہوں نے ہی بھیجا ہے۔ درخواست اسی میں درج ہے۔ اب مجھے اجازت دیں۔"

"ٹھیک ہے بیٹا، تم جا سکتے ہو۔" انہوں نے اجازت دے دی۔

وہ سلام کرتا وہاں سے رخصت ہوا۔ ابھی اُس کا کام مکمل نہیں ہوا تھا۔

××××××××××××

"اب کس کے پاس جانا رہ گیا ہے نینا؟" وہ کال پر اُس سے پوچھ رہا تھا۔

"کوئی نہیں، ہو تو گئے سب۔ ہاں اگر تمہیں کوئی اور یاد ہے تو چلے جاؤ اُن کے پاس بھی۔"

اُس کے ذہن میں جتنے بھی لوگ تھے، وہ اُن تک اپنا پیغام زیان کے ذریعے پہنچا چکی تھی۔

"وہ بوڑھی خاتون جو پہاڑی پر اکثر سب سے ملا کرتی تھیں؟"

"ہاں یاد ہیں وہ مجھے، ایسا کرو اُن کے پاس بھی جاؤ تم۔"

"جی، ٹھیک۔" (تابعداری سائن نہ ہو تو)

"جب یہ کام مکمل ہو جائے تو مجھے بتانا۔"

"کیوں؟ کوئی کام ہے آپ کو؟"

"نہیں، کوئی خاص نہیں۔ بس میں نے کنڈر جائے کھانی ہے۔" معصومیت بھری آواز میں کہا۔ وہ ہنسا۔

"فکر نہ کریں میں لے آؤں گا۔" بھلا وہ اُسے نہ کیسے کر سکتا تھا۔

××××××××××××

نکاح کا دن آن پہنچا۔ شیخ صاحب اپنے کہنے کے مطابق وہاں پہنچ چکے تھے۔ آریز، زیان، حمزہ اور مُراد صاحب شیخ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، جب کہ نینا اور عمل نینا کے کمرے میں تیار ہو رہی تھیں۔ زانیہ بیگم تیاریوں کا جائزہ لے رہی تھیں۔

نینا کو تیار کرتے عمل نے شرارتی انداز میں کہا۔

"تو شہزادی، آخر شہزادے کی ہونے لگی ہے۔"

نینا عمل کی شرارت پر حفانہ ہوئی تھی بلکہ مسکرادی۔ وہ خوش تھی، اُس نے کبھی خیال تو نہیں کیا تھا کہ اُس کا اور زیان کا نکاح ہو گا، لیکن اُسے اس حقیقت سے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ زیان اُس کے لیے وہ واحد شخص تھا جس کی وہ دل سے عزت کرتی تھی۔ ہاں، صرف دل سے، زبان سے کبھی بھی نہیں۔

عمل نینا کو لیے بیٹھک میں چلی گئی۔ تیاری کچھ یوں کی گئی تھی کہ بیٹھک کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایک طرف مرد حضرات اور دوسری طرف خواتین، اُن کے درمیان ایک پردہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شیخ صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔ بنیادی نکات پڑھنے کے بعد، انہوں نے نرمی سے پوچھا۔

"نینا بنتِ مراد علی، کیا آپ کو محمد زیان ولد میر حسن کے ساتھ نکاح، حق مہر پندرہ لاکھ روپے سکہ رائج الوقت، قبول ہے؟"

زیان کی سانس جیسے رک گئی تھی۔ دل کی دھڑکن معمول سے کہیں زیادہ تیز تھی، جیسے ہر دھڑکن اس لمحے کی تصدیق مانگ رہی ہو۔

نینا نے پلکیں جھکائیں، پھر ہلکی مگر پُر عزم آواز میں کہا۔

"قبول ہے۔"

شیخ صاحب نے سوال دہراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

نینا کی آواز اب بھی دھیمی تھی مگر اس میں یقین کی چمک تھی۔

"قبول ہے۔"

آخری بار شیخ صاحب نے پوچھا۔

"کیا آپ کو قبول ہے؟"

نینا نے کچھ توقف کے بعد پھر سے کہا۔

"قبول ہے۔"

وہ صرف لفظ ادا نہیں کر رہی تھی بلکہ زیان کے جسم میں روح پھونک رہی تھی۔ زیان کے وجود میں جیسے روشنی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اس کے لیے یہ الفاظ نہیں، دعاؤں کی قبولیت تھی۔ اس لمحے اس کا دل چاہا کہ وہ وہیں سجدے میں گر جائے۔ برسوں کی دعائیں، بے شمار امیدیں، بے شمار آنسو... سب کا جواب اسے مل چکا تھا۔ اب وہ اکیلا نہیں رہا تھا، اب وہ مکمل ہو چکا تھا۔ نینا اس کی شریکِ حیات بن چکی تھی۔

شیخ صاحب نے اب زیان کی طرف دیکھا، اور سوال دہرایا۔

"محمد زیان ولد میر حسن، کیا آپ کو نینا بنتِ مراد علی نکاح میں قبول ہے؟"

زیان کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ چیخ چیخ کر سب کو بتائے۔

"قبول ہے... قبول ہے... ہزار بار قبول ہے!"

لیکن وہ بمشکل اپنے جذبات قابو میں رکھتے ہوئے، آواز میں لرزش چھپاتے ہوئے بولا۔

"قبول ہے۔"

×××××××××××××

ان کا نکاح ہو چکا تھا۔ شیخ صاحب نے خطبہ نکاح دیا اور دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے، الفاظ آسمان کی جانب اُٹھتے گئے، اور ہر دل خاموشی سے آمین کہتا رہا۔ زیان نے بند آنکھوں سے دعاؤں کی قبولیت کی لذت محسوس کی۔ جیسے پوری کائنات نے اس لمحے اُس کے حق میں گواہی دے دی ہو۔

دعا ختم ہوئی تو زیان سب سے ملا اور نرمی سے پردہ ہٹاتا، نینا کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ وقت جیسے ٹھہر گیا تھا۔ دل کی دھڑکن تیز، سانسیں گہری، اور نگاہوں میں وہ چمک تھی جو صرف نینا کو دیکھنے کے بعد نمودار ہوتی تھی۔ زیان کے لب خاموش تھے مگر آنکھیں سب کچھ کہہ رہی تھیں۔ شکر، خوشی، محبت، اور تسکین۔ وہ دیر تک نینا کو دیکھتا رہا، جیسے ہر لمحے کو اپنی روح میں قید کرنا چاہتا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نینا کی آنکھوں میں بھی نمی تھی، مگر وہ نمی دکھ کی نہیں، بے پناہ خوشی کی تھی۔ زیان نے خود کو سنبھالا، نرمی سے نینا کا دوپٹہ اوپر کیا، اور محبت سے اُس کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیے۔ شکریہ، احترام اور محبت کی مہر۔

پھر اُس نے نینا کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہنا شروع کیا۔ آواز میں لرزش، مگر لہجے میں بے انتہا محبت تھی۔

"آپ نے مجھے مکمل کر دیا، نینا۔ میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس لمحے میں کیا محسوس کر رہا ہوں۔ میرے دل کی حالت الفاظ سے ماورا ہے۔ لگتا ہے جیسے صدیوں کا سفر آج تمام ہوا۔ دل چاہتا ہے کہ ہر در پر جا کر، ہر گلی میں، ہر گوشے میں بلند آواز سے کہوں کہ مجھے میری محبت مل گئی۔ اللہ نے میری دعاؤں کا ایسا خوبصورت جواب دیا ہے کہ میں یقین نہیں کر پا رہا۔ جو لوگ مایوسی میں ڈوب جاتے ہیں، جو یہ سوچ کر دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں کہ اللہ نہیں سنتا۔ انہیں میری کہانی دیکھنی چاہیے۔ اللہ نے مجھ جیسے انسان کو ایسا پاکیزہ، ایسا حسین تحفہ عطا کیا ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے نینا کی طرف محبت سے دیکھا، جیسے وہ الفاظ کا سلسلہ روکنا نہ چاہتا ہو۔

"ہاں، آپ تحفہ ہی ہیں۔ اللہ کا دیا ہوا تحفہ۔ اور اللہ کے تحفے تمام چیزوں سے افضل ہیں۔

میرا سب کچھ آپ کا ہوا، نینا۔ میرا وقت، میرا دل، میری روح، میری زندگی۔"

وہ رک رک کر بولتا رہا۔ کبھی نینا کی آنکھوں میں دیکھتا، کبھی اس کے ہاتھوں کو تھام کر خاموشی سے محسوس کرتا۔ وہ لمحے، وہ سرگوشیاں، وقت کے دامن میں ہمیشہ کے لیے قید ہو گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

××××××××××××××

وہ شام کے وقت اس کے کمرے میں آہستہ قدموں کے ساتھ داخل ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ نینا وہاں نہیں ہو گی، اس لیے وہ اپنا کام آسانی سے انجام تک پہنچا سکتا تھا۔ اُس نے نینا کے ڈریسنگ ٹیبل پر ایک خوبصورت، سادہ مگر نفیس لکڑی کا باکس رکھا۔ اس کی انگلیاں کچھ پل کے لیے اس باکس پر ٹھہر گئیں۔ وہ اس کے ذریعے نینا تک اپنی ہر بات، احساس اور دعا

پہچاننا چاہتا تھا۔ ایک آخری نظر اُس باکس پر ڈال کر وہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں سے رخصت ہو گیا۔

رات کو جب نینا اپنے کمرے میں آئی تو وہ کافی تھکی ہوئی تھی، وہ اُس باکس کی طرف دھیان دیے بغیر سو گئی۔

صبح جب وہ اٹھی تو اُس کی نظر اُس باکس پر پڑی۔ وہ اُسے اٹھا کر اپنے بیڈ پر لے آئی۔ لکڑی کے باکس کے اوپر "نکاح مبارک، میری جان" کندہ ہوا تھا۔ اور وہ جانتی تھی یہ اُس نے خود اس کے لیے کندہ ہو گا۔

میری جان پڑھ کر وہ کھل کر مسکرائی اور باکس کو کھولا۔ باکس میں کئی چھوٹی بڑی چیزیں تھیں۔

باکس کے اندر والی اوپری سطح پر اُن دونوں کی بچپن سے لیے کر جوانی تک کی مختلف واقعات کی تصویریں تھیں۔ ایک تصویر میں یہ دونوں جھولے میں سو رہے تھے، وہ تب کی تصویر تھی جب یہ صرف چھ ماہ کے تھے۔ اس کے بعد ایک ان کی سکول جانے کی تصویر تھی،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک میں نینا زمین پر بیٹھی رو رہی تھی اور زیان اُسے چاکلیٹ دے رہا تھا، ایک میں وہ دونوں کسی کی شادی میں بے زار ہو کر بیٹھے ہوئے تھے، پارک میں دوڑتے ہوئے اور بھی اس طرح کی کئی۔

وہ باری باری ہر تصویر کو دیکھتی اُس کے پیچھے موجود واقعات یاد کر رہی تھی۔ اُس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے، مُسکراہٹ لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔

باکس میں سب سے اوپر اُس کے پسندیدہ پھول "ٹیولپس" تھے۔ یہ پھول یقیناً زیان کے باغ سے آئے تھے۔ زیان کو جب معلوم ہوا کہ نینا کو ٹیولپس پسند ہیں تو اُس نے انہیں اپنے باغ میں صرف و صرف نینا کے لیے اگایا۔ پھول کو پکڑے وہ کتنی دیر ایسے ہی اُسے دیکھتی رہی۔ پھر اُسے ایک طرف رکھ کر باقی چیزیں دیکھنے لگی۔

چاکلیٹس، کنڈر جوائے، گھڑیاں، کارڈز، خط، اور ان سب کے نیچے ایک کتاب تھی۔ جو پاکستان میں دستیاب نہیں تھی۔ اُسے زیان نے اپنے کسی دوست سے کہہ کر منگوایا تھا۔

اُس نے کارڈز کھول کر پڑھنے شروع کیے:

"نکاح کا دن آیا، دعا کی قبولیت بن کر،

آپ میرے نصیب میں آئی ہیں، رحمتِ خدا بن کر۔"

نینا کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے۔ ہر لفظ، ہر جملہ، اُس کے دل کو چھو رہا تھا۔

"میری چاہت کا حرفِ آخر ہیں آپ،

رب سے مانگی گئی وہ دعا ہیں آپ،

جو لفظوں میں نہ سمائے،

ایسا خواب ہیں آپ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نینا کے رخسار سرخ ہو رہے تھے۔ زبان ہمیشہ خاموش رہا تھا، مگر اب وہ الفاظ کے ذریعے چیخ چیخ کر اپنی محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

"میرا ہر خواب آپ سے ہے،

ہر دُعا آپ کے لیے ہے۔

آپ میرے دل کی راحت ہیں،

میری زندگی کی سب سے خوبصورت حقیقت ہیں۔"

"میری دعاؤں کا حاصل ہیں آپ،

میرے رب کی عطا ہیں آپ۔

نکاح کے بندھن میں بندھ کر،

میری دنیا کی روشنی ہیں آپ۔"

"میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں آپ،

میرے دل کی دھڑکن ہیں آپ۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے آپ کی اس طرح چاہت ہے،

جس طرح سانسوں کو ہوا کی چاہت ہے۔"

نینا کے لیے ہر لفظ زیان کی محبت کا آئینہ تھا۔

×××××××××××

وہ اپنے گھر کے سامنے والے حصے میں موجود باغ میں کھڑا پودوں کو پانی دے رہا تھا۔ اُسے پودوں، پھولوں، درختوں وغیرہ سے محبت تھی۔ وہ ان کا ایسے خیال رکھتا تھا جیسے یہ اس کی اولاد ہوں۔

Clubb of Quality Content!

وہ پودوں کو پانی دیتا دیتا ٹیولپس تک پہنچا۔ ٹیولپس کو دیکھ کر وہ مسکرایا۔

"تمہیں پتہ ہے کبھی کبھی مجھے رشک ہوتا ہے تمہاری قسمت پر، کیا تم جانتے ہو ایک لڑکی ہے حسینوں میں حسین، میں صرف اُن کے چہرے کی بات نہیں کر رہا بلکہ دل کی بات کر رہا ہوں۔ وہ سراپا محبت ہیں، محبت کا ٹکڑا ہیں وہ اور اس محبت کے ٹکڑے کو تم سے محبت ہے۔

کتنے خوش قسمت ہو نہ تم کہ انہیں تم سے محبت ہے۔ وہ تمہاری چاہ رکھتی ہیں"۔ وہ محبت بھرے لہجے میں اُس کے بارے میں بیان کر رہا تھا۔

" کیا تمہیں پتہ ہے کل میرا اُن سے نکاح ہوا تھا۔ انہوں نے مجھے نکاح سے کچھ دن پہلے چند کام دیے تھے۔ اُن کے کام سن کر مجھے اُن پر ناز ہوا تھا۔ اُن جیسی شریکِ حیات اب کہاں ملتی ہے؟"

" کیا تم جاننا چاہو گے کہ انہوں نے مجھے کیا کام سونپا؟ میں بتاتا ہوں تمہیں۔ انہوں نے مجھے ایک کثیر رقم دی اور مجھے کہا کہ اسے غریبوں اور ضرورت مند لوگوں کو دے دو۔ شیخ صاحب ہر وقت اُس کے لیے دعا کرتے ہیں تم جاننا چاہو گے کیوں؟ کیونکہ انہوں نے چند سال قبل شیخ صاحب کی مدد کی تھی۔"

اُس نے ایک پرانا واقعہ یاد کرتے کہنا شروع کیا۔

"شیخ صاحب ایک یتیم خانے میں بچوں کی دیکھ بھال کرتے تھے لیکن وہ جگہ اتنی خستہ حال تھی کہ انسان تو کیا، وہاں کوئی جانور بھی نہیں رہ سکتا تھا۔ نینا انہیں تھوڑے وقفے

کے بعد رقم دیتی تھی اور نینا کی دی ہوئی رقم کی وجہ سے آج وہ بچے ایک بہت اچھے ادارے میں رہتے ہیں۔ وہ حتیٰ کہ اب بھی ان بچوں کے لیے کچھ نہ کچھ بھیجتی رہتی ہیں۔ وہ خود بھی وہاں جا کر بچوں سے کھیلا کرتی تھیں لیکن اب وہ کہیں نہیں جاتیں۔"

"میں جب بھی وہاں جاتا ہوں، بچے مجھ سے اُن کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا ہے کہ وہ اپنی نینا آپی کے لیے دعا کریں۔ بچوں کی دعا تو ضرور قبول ہوتی ہے نا؟ دیکھنا وہ جلد پہلے کی طرح ہو جائے گی، کھلکھلاتی، مسکراتی ہر جگہ جانے والی۔ہاں وہ ٹھیک ہو جائیں گی"۔ آخر میں اُس نے خود کو تسلی دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

×××××××××××××××

اُن کے نکاح کو دو ماہ ہو چکے تھے۔ ان دو مہینوں نے نینا پر خوشگوار اثرات مرتب کیے تھے۔ نکاح کے بعد وہ کافی خوش رہنے لگی تھی۔ نکاح ایک آغاز ہے،ایک نئے سفر کا۔وہ چاہتی تھی وہ اس سفر کو اپنا ماضی بھولا کر شروع کرے۔

ان دو مہینوں میں اُس نے زندگی کی طرف دوبارہ آنے کی کوشش کی۔ وہ آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی تھی۔ زیان ہمیشہ کی طرح اُس کے ساتھ تھا۔ وہ اس کے فیصلے سے بہت خوش تھا۔

نینا نے اب باہر جانا بھی شروع کر دیا تھا لیکن صرف و صرف زیان یا مُراد صاحب کے ساتھ۔ لیکن روز نہیں، کبھی کبھی، ضرورت کے وقت۔

آریز اور عمل انہیں نکاح کی خوشی میں دعوت دینا چاہتے تھے لیکن نینا کی وجہ سے نہ دے پائے۔ اب جبکہ وہ بہتر ہو رہی تھی، اس لیے انہوں نے دونوں کو دعوت پر بلایا۔ آج انہوں نے دعوت پر آریز کے گھر جانا تھا۔ وہ تیار ہو چکی تھی۔

سپرنگ گرین فراک، سفید ٹراؤزر اور شوز۔ بالوں کو کرل کر کے کھلا چھوڑ دیا۔ سر پر سکارف لیا ہوا تھا۔ ہاتھ میں گھڑی، بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی پر انگوٹھی۔ میک اپ کے نام پر صرف آنکھوں میں کاجل اور لبوں پر گلوس لگایا تھا۔ زیان نیچے گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ نیچے کی طرف لپکی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

زیان گاڑی میں بیٹھا موبائل پر ایک تصویر کو مختلف زاویوں سے دیکھ رہا تھا۔ وہ اُن کے نکاح کی تصویر تھی۔ نینا نے پیسٹل پنک گاؤن پہنا ہوا تھا اور زیان نے سفید کرتا اور اوپر پیسٹل پنک ویسٹ کوٹ۔ یہ عمل کی حرکت تھی۔ اُس نے نینا کے کپڑے دیکھے تھے اور اس سے میچنگ کپڑے زیان کے لیے خریدے تھے۔ وہ دونوں واقعی میں شہزادی اور شہزادہ لگ رہے تھے۔ چہرے پر واضح خوشی اور سکون تھا۔

وہ اُس تصویر میں گم تھا جب نینا نے گاڑی کی کھڑکی پر انگلی سے دستک دی۔ اُس نے فوراً دروازے کا لاک کھولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سوری، مجھے نہیں پتہ تھا کہ یہ لاک ہے۔" زیان نے نادم ہوتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ویسے اتنے غور سے کیا دیکھ رہے تھے؟" اُسے کوئی شک وغیرہ نہ تھا، بس ویسے ہی سوال کیا تھا۔

"ہمارے نکاح کی تصویر۔" اُس نے جواب دیتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔

"اچھا۔" اُس نے مختصر جواب دیا لیکن دل کی دھڑکن ایک لمحے کو رک سے گئی تھی۔

"یہ کلر آپ پر بہت اچھا لگ رہا ہے۔ آپ نے تو اس معمولی کلر کی شان میں اضافہ کر دیا۔"

وہ اُس کی تعریف کر رہا تھا یا اُسے چھیڑ رہا تھا نینا سمجھ نہ سکی۔

دل کہہ رہا تھا تعریف ہے اور دماغ کہہ رہا تھا شرارت ہے۔

نینا نے کچھ کہے بغیر بس ہاں میں سر ہلا کر تعریف قبول کی۔ نینا کے رخسار معمولی سی بات پر سرخ ہو چکے تھے۔ اُسے خود بھی حیرت ہوتی کہ زیان کے الفاظ اُسے اتنا متاثر کیوں کر جاتے ہیں۔

وہ بہت جلدی بلش کر جاتی تھی، اور زیان کو اُس کی یہ ادا بے حد پسند تھی۔ اُس نے نینا کے سرخ چہرے کی طرف دیکھا اور دل ہی دل میں مسکرا دیا۔

"اور اس پر ستم یہ ادائیں تیری

دل ہے آخر کہاں تک سنبھالتا رہے۔"

غزل کے اشعار زیان کے ذہن میں اُسے دیکھتے ہوئے آئے تھے۔

"میں کیسا لگ رہا ہوں؟"اُس نے اچانک پوچھا۔

نینا نے اس کی طرف دیکھا۔اُس نے سیاہ رنگ کا کُرتا،ہاتھ میں سلور گھڑی،بال ہمیشہ کی طرح بے ترتیب اور بائیں ہاتھ کی چوتھی انگلی میں انگوٹھی پہنی ہوئی تھی۔

"اچھے لگ رہے ہو۔"اُس نے سادہ سا جواب دیا لیکن آنکھیں کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں۔اگر وہ سڑک کے بجائے نینا کی طرف دیکھ رہا ہوتا تو اُس کی آنکھوں میں موجود کہانی پڑھ لیتا۔

"صرف اچھا؟"اُس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

لیکن نینا نے کچھ نہ کہا۔زیان کو منہ بناتا دیکھ مسکراہٹ اُس کے لبوں تک آئی،مگر باہر نہ نکلی۔

××××××××××××××

اُس نے اچانک راستے میں گاڑی روک دی۔نینا نے اس کی طرف حیرت سے دیکھا۔

"کیا ہوا؟ ایک دم سے گاڑی کیوں روکی؟"

"ایک منٹ۔" وہ یہ کہتا گاڑی سے اتر گیا۔

نینا نے گردن موڑ کر کھڑکی سے باہر دیکھا۔ وہ ایک چھوٹے سے بچے کے پاس جا رہا تھا، جو سڑک کنارے گجرے بیچ رہا تھا۔

گرمی کی شدت میں، خاک آلود زمین پر ننگے پاؤں کھڑا وہ بچہ آوازیں لگا رہا تھا۔

زیان نے اُس سے دو گجرے خریدے اور جیب سے ہزار کے دو نوٹ نکال کر بچے کے ہاتھ میں تھما دیے۔

بچہ گھبرا گیا، معصوم آواز میں بولا۔

"بھائی یہ زیادہ ہیں..."

زیان کے لبوں پر ایک نرم مسکراہٹ تھی۔

"کچھ کھا پی لینا اور اتنی گرمی میں ننگے پاؤں نہ گھومو، ٹھیک ہے؟"

Clubb of Quality Content

اُس نے بقایا لینے سے انکار کیا اور واپس گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔

"ہاتھ اِدھر کریں۔"اُس نے نینا کی طرف رخ کرتے کہا۔ وہ خود اُسے وہ گجرے پہنانا چاہتا تھا۔ نینا نے بھی مسکراتے ہوئے اپنے ہاتھ اُس کے ہاتھوں میں دے دیے۔

اُس کی کلائی پر وہ گجرے بہت اچھے لگ رہے تھے۔

"آپ جس چیز کو بھی ہاتھ لگاتی ہیں، وہ اس قدر حسین کیوں ہو جاتی ہے نینا؟ پہلے یہ رنگ اور اب یہ گجرے........"

اُس کے نزدیک چیزیں اچھی تھیں، لیکن نینا کے پاس آجانے کے بعد اُن کی شان اور خوبصورتی میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

"کیونکہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔"اُس نے دھیرے سے کہا۔

اُس کی بات سن کر وہ مسکرایا اور دل میں کہا۔"محبت نہیں عشق ہے۔"

"وہ تو آپ بھی مجھ سے محبت کرتی ہیں۔ ہے نا؟"

اُس کے لہجے میں التجا نہیں، صرف ایک سادہ سی خواہش چھپی تھی، سچائی سننے کی۔

نینا نے اُس کی طرف دیکھا۔ نگاہوں میں شوخی تھی، لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ۔

"تمہیں کس نے کہا مجھے تم سے محبت ہے؟ کوئی محبت وغیرہ نہیں ہے مجھے تم سے۔"

اُس نے ہلکی سی تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔

لیکن زیان اُس کی آنکھیں پڑھ چکا تھا۔ وہ آنکھیں جو صاف کہہ رہی تھیں۔

"ہاں، محبت ہے... اور بے شمار ہے۔"

وہ مسکرایا۔

"چلو، کوئی بات نہیں، اگر نہیں ہے تو ہو جائے گی۔"

اُس نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

××××××××××××

صبح وہ ٹرپ کے لیے روانہ ہوں گے۔ وہ اپنے کمرے میں چیزیں اِدھر اُدھر کرتی پیکنگ کر رہی تھی۔ اُس کی پیکنگ تقریباً مکمل ہو ہی چکی تھی، بس ایک چیز رہ گئی تھی۔ جیسے ڈھونڈنے کے چکر میں اُس نے اپنا کمرہ اُلٹ کر رکھ دیا تھا۔ اُس نے الماری اور تقریباً سب دراز چیک کر لیے تھے، صرف دو رہ گئے تھے۔ وہ نیچے بیٹھی اور ایک دراز کو کھولا۔ اُس کے اندر وہی لکڑی کا باکس تھا جو ایک سال چھ ماہ قبل زیان نے اسے نکاح کے تحفے کے طور پر دیا تھا۔ اُس پر نظر پڑتے ہی وہ مسکرائی۔ اُس پر لکھے الفاظ کو اُس نے اپنی انگلی سے ٹریس کیا۔ اُس نے بے اختیار اُس باکس کو کھولا۔ اُس میں ابھی تک وہ خط اور کارڈز پڑے ہوئے تھے۔ ان دو چیزوں کے علاوہ اُس میں ایک اور چیز بھی تھی۔ وہ نینا نے خود بنائی تھی۔ اُس نے زیان کے دیے تمام ٹیولپس کو سکھا کر ریزن کے ساتھ محفوظ کیا ہوا تھا۔ وہ ایک فریم کی شکل میں بنا ہوا تھا اور بہت خوبصورت تھا۔ اُس نے وہاں موجود خط اُٹھایا اور دوبارہ پڑھنا شروع کیا۔

السلام و علیکم!

میری جان،

جب سے مجھے معلوم ہوا کہ ہمارا نکاح ہو گا، میں چین سے کہیں بیٹھ نہیں پایا۔ دل میں ایک انجانی سے بے چینی، ایک ڈر سا تھا۔ اگر آپ مجھ سے آخری لمحے میں کسی طرح چھین لی گئی تو میں تو جیتے جی مر جاؤں گا۔

میں نے ظاہری طور پر خود کو سنبھالا ہوا تھا، لیکن اندر ہی اندر میں اللہ سے صرف ایک دعا کر رہا تھا کہ وہ آپ کو ہمیشہ کے لیے میری زندگی میں شامل کر دیں۔

اب جبکہ آپ بالآخر میری شریکِ حیات بن چکی ہیں، میں اللہ کا شکر کرتا نہیں تھک رہا۔

ان کارڈز میں وہ سب کچھ ہے جو میں اکثر لفظوں میں بیان نہیں کر پاتا۔ وہ دعائیں، وہ سوچیں، وہ احساسات، جو صرف آپ سے جُڑے ہیں۔

مجھے آپ کی مسکراہٹ، آپ کی بھوری آنکھیں، آپ کا شرمانا، آپ کا خاموش رہتے ہوئے بھی سب کچھ کہہ دینا، آپ کی باتیں، آپ کی نرم دلی، آپ سے منسلک ہر چیز سے محبت ہے اور سب سے بڑھ کر آپ کی روح سے محبت ہے۔

میں وعدہ کرتا ہوں، میں ہمیشہ ہر چیز میں آپ کا ساتھ دوں گا۔ آپ پر ایک خراش تک نہیں آنے دوں گا۔ آپ کے موجودہ ہر زخم کو محبت سے سہلاؤں گا۔

زندگی کی راہوں پر اگر کبھی اندھیرے چھا بھی جائیں، تو میں آپ کا ہاتھ تھام کر وہ سب دور کرنے کی کوشش کروں گا۔

میں آپ سے صرف محبت نہیں کرتا، میں آپ پر یقین رکھتا ہوں۔

اللہ کرے، میری محبت آپ کے دل کا وہ سکون بن جائے، جس کی آپ نے برسوں دعا کی تھی۔

ہمیشہ، صرف آپ کا

محمد زیان

××××××××××××

Clubb of Quality Content

"آپ کو پتا ہے، مجھے قبرستان سے کبھی خوف نہیں آیا،شاید اس لیے کہ مجھے ہوش آتے ہی یہاں کا سفر کروایا گیا۔ میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ بابا،اگر آپ مجھے چھوڑ کر یوں نہ جاتے تو زندگی کتنی مختلف ہوتی۔ تین سال کا تھا میں جب آپ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ کاش آپ نہ جاتے۔"

وہ ہاتھ میں ایک فریم پکڑے افسردگی سے کہہ رہا تھا۔

"اور دیکھیں تو سہی،ماما بھی آپ کے بغیر نہیں رہ سکیں۔ میں سات سال کا ہوا تو وہ بھی مجھے چھوڑ گئیں۔ مجھے دوسرے بچوں کو اپنے والدین کے ساتھ کھیلتے دیکھ دکھ ہوتا تھا- دکھ، حسد نہیں۔ پھر مجھے شیخ صاحب نے بتایا کہ ہمارے پیارے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بابا اُن کی پیدائش سے پہلے ہی وفات پا گئے، چھ سال کی عمر میں اُن کی والدہ ماجدہ بھی انتقال فرما گئیں۔ لیکن جیسے اللہ نے اُن کا خیال اُن کے دادا اور چچا کے ذریعے رکھا، ویسے ہی اللہ نے میرا خیال بھائی اور خالہ کے ذریعے رکھا۔ اللہ تو کسی نہ کسی طرح مدد

فرما دیتا ہے، وہ اکیلا نہیں چھوڑتا۔ ہے نا، ماما؟"۔ اُس نے تصدیق چاہی۔ اُس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

وہ تصویر اُس کے والدین کی تھی، جس میں وہ دونوں کھڑے مسکرا رہے تھے۔ اُس نے اپنے آنسو پونچھے اور فریم واپس سائڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔

×××××××××××

صبح وہ دونوں گاڑی میں سوار، نیلم اور حور کو پک کرنے جا رہے تھے۔ نیلم کا گھر قریب ہی تھا، جبکہ حور کا گھر آدھے گھنٹے کی مسافت پر تھا۔ نیلم کو پک کرنے کے بعد وہ حور کے گھر کی طرف جا رہے تھے کہ راستے میں انہیں حور کی گاڑی نظر آئی۔ حور بھی زیان کی گاڑی کو پہچان چکی تھی، اس لیے اُس نے گاڑی روک دی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" زیان نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے حور سے پوچھا۔

"وہ میں نے سوچا، میں نیلم کے گھر چلی جاتی ہوں۔"

"ڈرائیور کے ساتھ آئی ہو؟"

"ہاں۔"

"اچھا چلو ڈرائیور کو کہو کہ گاڑی گھر لے جائے اور تم میری گاڑی میں آجاؤ۔"

"ٹھیک ہے۔"

حور نے اپنا بیگ اُٹھایا اور نیلم کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

زیان نے گاڑی واپس موڑی، کیونکہ وہ جس راستے پر جا رہے تھے وہ پشاور کا راستہ نہیں تھا۔

سڑک پر زیادہ ٹریفک نہیں تھی،اس لیے وہ تیز گاڑی بھگا رہا تھا۔ نیلم، حور اور نینا آپس میں باتوں میں مصروف تھیں۔ اگر ٹریفک ٹھیک رہی، تو وہ چار سے پانچ گھنٹوں میں اپنے ہوٹل پہنچ جائیں گے۔

×××××××××××××

وہ تین گھنٹوں سے مسلسل گاڑی چلا رہا تھا۔ تھکن اُس کے چہرے پر صاف دکھائی دے رہی

تھی، لیکن اُس نے ایک بار بھی شکایت نہیں کی۔

"زیان، ذرا کسی سٹور پر رُک سکتے ہو؟ کچھ سنیکس لینے ہیں۔" نینا نے کہا۔

زیان نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا اور قریب ہی ایک بڑے سٹور کے سامنے گاڑی

روک دی۔ نینا نے جاتے وقت اُسے کہا۔

"تم گاڑی میں ہی رُکو، ہم بس ابھی آتے ہیں۔"

لیکن زیان نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دروازہ کھولا اور بولا۔

"آپ کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟"

سٹور کے اندر وہ تینوں لڑکیاں ادھر ادھر گھومتی رہیں، چیزیں چنتی، ہنستی، ایک دوسرے

سے مشورہ کرتی رہیں۔ زیان تھوڑا فاصلے پر کھڑا،

بس اُنہیں دیکھتا رہا۔ خود اُس نے بس ایک انرجی ڈرنک اُٹھائی۔

Club of Quality Content

کاؤنٹر پر آکر اُس نے نیلم اور حور کی چیزوں کے لیے بھی پیسے دینے چاہے، لیکن دونوں نے مسکرا کر انکار کر دیا۔ اُس نے اپنی اور نینا کی چیزوں کے پیسے ادا کیے اور باہر نکل آیا۔

چیزیں گاڑی میں رکھ کر وہ ایک قریبی پیزا ہٹ چلے گئے۔ اندر بیٹھ کر سب نے اپنی اپنی پسند کا پیزا آرڈر کیا۔ خوشبو اور ہلکی موسیقی کے بیچ وہ سب بے تکلف ہو کر باتیں کرتے، ہنستے، لمحے کو جیتے رہے۔

اس بار زیان نے خاموشی سے بل ادا کر دیا۔ کسی نے بحث نہ کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

××××××××××××××

ہوٹل کے باہر پہنچ کر زیان نے ایک گہری سانس لے کر گاڑی روکی۔ اُس کی آنکھوں کے گرد ہلکے نمودار ہو چکے تھے، اور تھکن اس کے وجود سے جیسے ٹپک رہی تھی۔ دو گھنٹے مسلسل ڈرائیونگ کے بعد اُس کا پورا جسم بوجھل ہو چکا تھا۔

نینا نے ایک نظر اُس کے چہرے کی طرف دیکھا۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی۔ "زیان، تھک گئے ہو؟"

مگر وہ خاموش رہی۔

زیان نے ہوٹل کی لابی میں جا کر دو کمرے بک کروائے۔ ایک اپنے لیے اور دوسرا اُن تینوں کے لیے۔

حور اور نیلم لابی میں موجود ایکویریم کی طرف بڑھ گئیں، جبکہ نینا زیان کے ساتھ چپ چاپ کھڑی رہی۔

جب سارا سامان کمروں میں پہنچ گیا تو زیان نے بغیر کسی سے کچھ کہے، بس ہلکی سی مسکراہٹ دے کر اپنے کمرے کا رخ کیا۔ وہ اندر جا کر سیدھا بیڈ پر گرا، شوز اتارے بغیر ہی بس یونہی چت لیٹ گیا۔ تھکن اس کی ہڈیوں تک سرایت کر چکی تھی۔ بستر پر لیٹتے ہی، جیسے نیند نے اُسے آغوش میں لے لیا۔

وہ صبح سات بجے گھر سے نکلے تھے اور دوپہر بارہ بجے ہوٹل پہنچے تھے۔ سارا سفر اگرچہ خوشگوار تھا، مگر جسم اور روح دونوں کو آرام کی ضرورت تھی۔

Clubb of Quality Content

اُدھر نینا، نیلم اور حور بھی اپنے کمرے میں پہنچ کر خاموشی سے لیٹ گئیں۔ نیلم نے چادر اوڑھی اور فوراً آنکھیں موند لیں، حور نے حسبِ عادت پہلو بدلا اور موبائل پر کچھ دیر ریلز سکرول کرتی رہی۔

نینا وہاں بس خاموشی سے لیٹی ہوئی تھی۔ وہ سونا چاہتی تھی لیکن نیند نہیں آ رہی تھی۔ آدھا گھنٹہ وہ سونے کی کوشش کرتی رہی پھر تنگ آ کر اُس نے موبائل اُٹھایا اور مووی دیکھنے لگی۔ (days172) یہ مووی زیان نے اسے دیکھنے کو کہا تھا اور اب وہ بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تین گھنٹے کی نیند نے سب کو کچھ تازگی دی۔ شام ڈھلنے سے پہلے وہ تیار ہو کر باہر نکلے۔ زیان کی طبیعت اب سنبھل چکی تھی، اور چہرے پر دوبارہ وہی ٹھہری ہوئی مسکراہٹ آ چکی تھی۔

حور نے فوراً کہا۔

"یار مجھے لگ رہا ہے میں بھوک سے مر جاؤں گی۔ جلدی کہیں کھانا کھانے چلو۔"

نینا ہنس دی، اور نیلم نے آنکھیں گھما کر کہا۔

"مر ہی نہ جاؤ تم۔"

وہ سب ایک سادہ سے ہوٹل میں جا بیٹھے، جہاں کابلی پلاؤ کی خوشبو اُن کے خالی پیٹوں کو اور بے قرار کر رہی تھی۔ زیان نے سب کے لیے آرڈر دیا۔

کھانے کے دوران ہنسی مذاق، چھوٹی چھوٹی باتوں اور کچھ چھیڑ چھاڑ نے تھکن کا آخری احساس بھی مٹا دیا۔

کھانے کے بعد وہ کچھ دیر شہر کی گلیوں میں یونہی ٹہلتے رہے۔ پشاور کی شام، پرانی عمارتیں، پتھریلی سڑکیں اور گردو پیش سے اُٹھتی چائے اور مصالحے کی خوشبو... سب کچھ ایک الگ ہی دنیا لگ رہا تھا۔

×××××××××××××

صبح وہ چاروں اندرون پشاور کی سیر کو نکلے۔ سب سے پہلے وہ ایک پرانے قہوا خانے گئے۔ وہاں کی لکڑی کی کرسیاں، دیواروں پر پرانی تصاویر، اور کڑک قہوے کا ذائقہ سب کے دل کو

بھا گیا۔ نینا کو قہوہ خاص پسند نہ تھا لیکن یہ اسے اچھا لگا تھا۔ نینا کو اشتیاق سے قہوہ پیتے دیکھ کر، زیان نے اپنی پیالی بھی اُس کے آگے کر دی۔

"یہ کیا؟ تمہیں قہوہ پسند نہیں آیا؟" نینا نے اُسے اپنی پیالی اُس کے سامنے رکھتے دیکھا تو پوچھا۔

"آپ پی لیں، میرا دل نہیں کر رہا پینے کو۔" اُس نے آرام سے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" نینا نے کہتے ہوئے اُس کی پیالی بھی لے لی۔ پیالی تقریباً پوری بھری ہوئی تھی۔ زیان نے بس ایک گھونٹ قہوہ پیا تھا۔

Clubb of Quality Content!

پھر وہ کابلی گیٹ گئے، جہاں نیلم نے تاریخی تفصیلات بتا بتا کر سب کا دماغ چاٹ لیا، جبکہ حور اپنی ہر تصویر کے زاویے کے پیچھے دیوانی ہو رہی تھی۔ زیان خاموش کیمرہ مین بنا، اُن کے قہقہوں کو تصویروں میں قید کرتا رہا۔

شاہ رخ کے پرانے گھر کے پاس سے گزرتے ہوئے حور نے چیخ کر کہا۔

"یہ تو شاہ رخ کا پرانا گھر ہے،میں نے ایک ریل میں دیکھا تھا!"

نینا نے چپکے سے ایک تصویر لی اور کیپشن سوچنے لگی۔ نیلم نے بس ایک نظر دیکھا اور ان دیکھا کر دیا۔ زیان کو بھی کوئی خاص دلچسپی نہ تھی جبکہ حور پاگل ہو رہی تھی۔ وہ شاہ رخ کی بہت بڑی فین تھی۔

پھر وہ کپور حویلی گئے،اور وہاں کی اونچی چھتوں اور خاموش دیواروں نے جیسے وقت کو تھوڑی دیر روک دیا۔

"واؤ۔"حور نے بے اختیار کہا۔

اندر جا کر اُس نے نیلم کو کہہ کر ایک ویڈیو بنائی۔ زیان نینا کی تصویر بنا رہا تھا۔

تاج سوڈا کی دکان سے انہوں نے ٹھنڈا سوڈا پیا۔ وہ ذائقہ شاید انہیں برسوں تک یاد رہے گا۔

اب وہ دن کا آخری سفر طے کر رہے تھے۔ شام ڈھل رہی تھی اور وہ مسجد محبت خان کی جانب رواں تھے۔ مسجد کا نام سنتے ہی نینا نے آہستہ سے دہرایا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"محبت خان... کیسا خوبصورت نام ہے۔"

حور نے مسجد دیکھتے فوراً کہا۔

"میرا نکاح تو یہاں ہو گا، جو مرضی ہو جائے۔"

وہ جہاں اچھی جگہ دیکھتی وہاں یہ بات ضروری کہتی۔

نیلم نے چڑ کر کہا۔

"تم نے کیا ہزار دفعہ نکاح کرنا ہے، جو جگہ دیکھتی ہو وہاں نکاح کے لیے تیار ہو جاتی ہو!"

×××××××××××

"آج کسی بازار چلتے ہیں۔" نینا نے اچانک تجویز دی، وہ سب ایک کمرے میں بیٹھے آرام کر رہے تھے۔

نیلم اور حور نے بیک وقت اثبات میں سر ہلایا، جیسے وہ یہی سننا چاہتی تھیں۔

زیان نے موبائل ہاتھ میں لیا اور سنجیدگی سے فہرست دیکھنے لگا۔ اُس نے پشاور آنے سے پہلے چند مخصوص جگہوں کے ناموں کی ایک فہرست تیار کی تھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ سفر یونہی گزر جائے۔ اُس کی خواہش تھی کہ یہ ٹرپ ان سب کے دلوں پر ایک ایسا نقش چھوڑ جائے جو برسوں بعد بھی مسکراہٹ دے جائے۔

"ٹھیک ہے، پہلے قصہ خوانی بازار چلتے ہیں، پھر دیکھتے ہیں کہاں جانا ہے۔" اُس نے نرمی سے کہا۔

گلیوں میں گھومتے، رنگ برنگے کپڑوں، چوڑیوں اور پرانی خوشبوؤں سے بھری دکانوں کے بیچ وہ قصہ خوانی بازار میں داخل ہوئے۔ ہر طرف ایک تاریخی رنگ، ایک پرانی تہذیب کی مہک سی تھی۔ نینا ہر چیز کو غور سے دیکھ رہی تھی، اور زیان... وہ بس اُسے دیکھ رہا تھا۔

اُسے معلوم تھا کہ نینا کے دل میں کچھ زخم ابھی بھی تازہ ہیں۔ وہ چاہتا تھا کہ ان گلیوں کی روشنی، شور اور رنگ اُسے کسی اندھیرے میں جانے سے روک لیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر وہ چترالی بازار گئے، جہاں نیلم نے ایک خوبصورت شال پسند کی، اور حور نے جھومر خریدا، یہ کہتے ہوئے۔

"یہ میں کل کی تصویر میں پہنوں گی۔"

سب ہنس پڑے۔ زیان بس خاموش رہا، لیکن اس کی نگاہ ہر وقت نینا پر تھی۔ وہ اُس پر سختی سے نظر رکھے ہوئے تھا، اُسے فکر تھی کہیں نینا کا ڑاما ٹریگر نہ ہو جائے۔

شیواری مارکیٹ میں وہ سب ایک دکان کے سامنے رُک گئے، جہاں ہاتھ سے بنی چپلیں اور لوکل مٹیریل کی اشیاء رکھی تھیں۔ نینا نے ایک ہلکے نیلے رنگ کی پشاوری چپل کو ہاتھ میں لے کر زیان کی طرف دیکھا۔

"یہ تم پر جچے گی، لے لو۔"

زیان نے مسکرا کر چپل لے لی۔

بازاروں کی گہما گہمی کے بعد وہ سیتھی محلہ گئے، جہاں پرانی طرز کی عمارتیں اور دیواروں پر وقت کے نقش دیکھ کر سب کچھ لمحہ بھر کو خاموش ہو گیا۔

باب خیبر اُن کی آخری منزل تھی۔ سورج کی سنہری روشنی میں وہ قدیم دروازہ اور اس کے پیچھے کھڑی تاریخ جیسے اُن کے قدموں کو روک رہی تھی۔

پورا دن پیدل چلنے، قہقہے مارنے، تصویریں لینے اور تھکن سمیٹنے کے بعد جب وہ واپس ہوٹل پہنچے تو جیسے سب ایک ساتھ خاموش ہو گئے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی، بغیر کچھ کہے، سب نے اپنے اپنے بیڈ سنبھالتے سو گئے۔ تھکن کے بعد کی نیند میں جو سکون ہوتا ہے، وہ شاید کسی دعا کی قبولیت جیسا ہوتا ہے۔

اور اُس رات... وہ سب ایک ہی خواب دیکھ رہے تھے۔ یادوں سے بھرپور ایک دن، جو ہمیشہ کے لیے اُن کے دل میں محفوظ ہو چکا تھا۔

××××××××××××××

زیان کے دوست کو جب معلوم ہوا کہ وہ پشاور آیا ہوا ہے تو اُس نے زیان اور نینا کو دعوت کے لیے بلایا۔ زیان نے اُسے سمجھانے کی کوشش کی کہ اُنہیں صبح اسلام آباد کے لیے روانہ ہونا تھا، لیکن وہ مان ہی نہیں رہا تھا۔ آخر کار یہ طے ہوا کہ وہ آج رات ہی زیان کے دوست کے گھر جائیں گے۔ حور اور نیلم کو انہوں نے بتا دیا تھا کہ شاید وہ آج رات زیان کے دوست اسد خان کے گھر گزاریں گے۔ دونوں تیار ہوئے۔

زیان نے آج کارگو پینٹ اور ساتھ گرین سویٹر پہنا ہوا تھا کیونکہ باہر بہت سردی تھی۔ نینا نے سرخ رنگ کا کامدار کرتا زیب تن کیا ہوا تھا۔

زیان نے جب نینا کو دیکھا تو اُسے جیکٹ پہننے کا کہا لیکن نینا نے انکار کر دیا۔ زیان نے جاتے ہوئے ایک جیکٹ ویسے ہی پاس رکھ لی تھی۔ اگر نینا کو ضرورت پڑ گی تو وہ اسے یہ دے دے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی میں سوار ہوئے، انہیں دس منٹ بھی نہیں ہوئے جب گاڑی کا پیٹرول ختم ہو گیا۔ زیان نے خدا کا شکر ادا کیا کیونکہ پیٹرول پمپ نزدیک ہی تھا۔ وہ کسی نہ کسی طرح گاڑی اُس پیٹرول پمپ تک لے گیا۔

وہ پیٹرول پمپ پر رکے پیٹرول بھروا رہے تھے جب نینا کی نظر سڑک پر پڑی۔ وہاں سڑک کے بیچو بیچ ایک چھوٹی بچی کھڑی تھی۔ نینا اُسے دیکھ کر فوراً گاڑی سے اُتری، لیکن ابھی اُس نے ایک قدم بھی نہ بڑھایا تھا کہ ایک ٹرک اُس ننھی سے بچی کو ٹکر مار کر چلا گیا۔ نینا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ اُس بچی کو یوں بے رحمی سے مرتے دیکھ اُس کے ذہن میں ایک پرانا منظر جھٹکا تھا۔

Clubb of Quality Content

سات سال کی نینا اپنی خالہ کا ہاتھ پکڑے سڑک کے کنارے کھڑی تھی۔ نینا کے ہاتھ میں دو کھلونے تھے۔ نینا کی خالہ نے ایک اُس کے لیے اور ایک زیان کے لیے خرید اتھا۔ اُس نے دونوں کھلونے مضبوطی سے تھامے ہوئے تھے، لیکن اچانک ایک کھلونا اُس کے ہاتھ سے پھسل گیا۔ وہ رول ہوتا ہوا سڑک پر جا گرا۔

وہ اُسے اٹھانے کے لیے آگے بڑھنے ہی لگی تھی جب اُس کی خالہ نے اُسے روکا۔ وہ خود سڑک کہ دونوں طرف دیکھتی ہوئی، دھیان سے سڑک کی طرف بڑھی۔ کھلونا اٹھانے کے لیے وہ نیچے ہوئی، اور اس سے پہلے کہ وہ اوپر ہو پاتی، کہیں سے ایک ٹرک آیا جو اُنہیں بے رحمی سے کچلتا چلا گیا۔ اُن کے جسم کے مختلف حصوں سے اُن کا گوشت اور خون باہر اُبھرا۔ چند لمحوں کا کھیل تھا اور سڑک لہولہان ہو چکی تھی۔

نینا اپنی خالہ کی طرف دیکھ رہی تھی۔ یہ کیا ہو گیا تھا؟ اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔ پاس گزرتی ایک گاڑی میں سے کوئی نکل کر آیا۔ وہ شاید کوئی ڈاکٹر تھا۔ اُس نے نینا کی خالہ کی نبض چیک کی۔ وہ وفات پا چکی تھیں۔ اُس آدمی کی نظر نینا پر پڑی تو وہ اس کی طرف بڑھا۔

"کیا آپ انہیں جانتی ہیں؟" اُس نے نرمی سے سوال کیا۔

نینا نے اثبات میں سر ہلایا اور کہا۔

"یہ میری خالہ ہیں۔"

اُس آدمی نے نینا سے گھر کا پتہ یا کسی گھر والے کا نمبر پوچھا۔ وہ کافی ذہین تھی اس لیے اُسے اپنے بابا کا نمبر یاد تھا۔ اُس نے وہ نمبر اُس آدمی کو بتایا۔ اُس آدمی نے مُراد صاحب کو صورت حال بتائی، اور کچھ ہی دیر میں مُراد صاحب حادثے کی جگہ پر موجود تھے۔

×××××××××××

زیان نے نینا کو اچانک گاڑی سے نکلتے دیکھا۔ وہ پوچھنے ہی والا تھا کہ کیا ہوا ہے، لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، اُس نے نینا کو زمین بوس ہوتے دیکھا۔ وہ فوراًدروازہ کھول کر اُس کی طرف لپکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نینا، نینا کیا ہوا ہے؟" اُس نے اُس کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

وہ شاید بے ہوش ہو چکی تھی۔ زیان حیران تھا کہ آخر اچانک نینا کو کیا ہو گیا۔ اُس نے اُس سمت دیکھا جہاں نینا زمین بوس ہونے سے پہلے دیکھ رہی تھی، اور اگلے ہی لمحے اُسے سب سمجھ آ گیا کہ کیا ہوا ہے۔

اسی بات کا تو اُسے ڈر تھا۔ کہیں نینا کا ٹراما ٹریگر نہ ہو جائے۔

اُس نے نینا کو اٹھا کر گاڑی کی سیٹ پر لٹایا اور فوراً گاڑی ایک قریبی ہسپتال کی طرف موڑ دی۔ وہ اُسے باہوں میں اُٹھائے ہسپتال کے اندر لے گیا۔ ڈاکٹر کو اُس نے سارا ماجرا بتا دیا تھا۔ ڈاکٹر نے تسلی دی تھی کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں، نینا کو جلد ہوش آجائے گا۔

جب تک نینا کو ہوش نہ آیا، وہ ایک لمحے کو بھی سکون سے نہ بیٹھا۔ وہ کمرے میں ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا کہ اُسے نینا کی کمزور سی آواز سنائی دی۔

"خالہ... نہیں، نہیں... خالہ آپ رک جائیں... آپ نہ جائیں..." وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ شاید وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی یا شاید ایک پرانا زخم پھر سے ہرا ہو گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زیان اُس کے بیڈ کی طرف بڑھا۔

"نینا..." اُس نے آہستگی سے پکارا۔

نینا کی پلکیں ہلکی سی لرزیں۔ اُس نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی، مگر روشنی سے شاید اُس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ زیان نے نرمی سے اُس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔

"میں آپ کے پاس ہوں نینا... آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔"

اُس نے نینا کا ہاتھ تھام لیا۔

نینا نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں۔ اُس کی آنکھوں میں نمی تھی۔

"زیان..." وہ بس اتنا ہی کہہ سکی، اور اُس کی آنکھوں سے ایک خاموش آنسو نکلا۔

×××××××××××

وہ اُسے ہسپتال سے ہوٹل لے آیا تھا۔ نیلم اور حور شاید سو گئی ہوں، اس لیے اُس نے انہیں تنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اور نینا کو سیدھا اپنے کمرے میں لے آیا۔

اُسے بیڈ پر لٹا کر، وہ پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ نرس نے نینا کو ایک اینٹی اسٹریس دوا دی تھی، جس کے اثر سے وہ نیند کی گہری وادی میں جا چکی تھی۔ زیان کے چہرے پر پریشانی صاف جھلک رہی تھی۔

نینا سوتے ہوئے بھی بے چین لگ رہی تھی۔

"خالہ... آپ نہ جائیں، میں خود اُٹھا لوں گی..."

نینا کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

نینا کو یوں تڑپتا دیکھ کر زیان اندر ہی اندر ٹوٹ رہا تھا۔ وہ اُسے اس حال میں دیکھ نہیں سکتا تھا۔ اُس نے نینا کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا، وہ گرم تھا۔ زیان کے ماتھے پر فکر مندی کی شکن اُبھر آئی۔ اُس کا ہاتھ بے اختیار نینا کے ماتھے تک گیا۔ وہ تپ رہی تھی، بخار بہت تیز تھا۔

وہ فوراً اُٹھا، الماری سے کپڑا نکالا، اور پانی کی کٹوری لے آیا۔ وہ نینا کی ٹھنڈی پٹیاں کرنے لگا۔

پوری رات وہ ایک لمحے کو بھی نہ سویا۔ آنکھیں نیند سے بوجھل، اور چہرہ تھکن سے ڈھلکا ہوا تھا۔

جیسے ہی اذانِ فجر سنائی دی، وہ اٹھا، وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر رب کے حضور جھک گیا۔

نماز کے بعد اُس نے ہاتھ دعا کے لیے بلند کیے۔

"یا اللہ، میرے رب، آپ ہر شے کے مالک ہیں۔ شفا آپ ہی کے اختیار میں ہے۔ پلیز نینا کو جلد صحت یاب فرما دیں۔ اُن کے دل سے یہ خوف، یہ بے چینی ختم کر دیں۔ یا شافی، یا کریم، میری التجا قبول فرما لیں۔ آپ جانتے ہیں وہ کس اذیت سے گزر رہی ہیں۔ اُن کی روح کو سکون دے دیجیے، اُن کے چہرے پر وہ پرانی مسکراہٹ واپس لوٹا دیجیے۔ مجھے یقین ہے، آپ میری دعا کو رد نہیں کریں گے۔ آمین۔"

دعا کے دوران، نینا کی آنکھ کھل گئی تھی۔ وہ بیڈ پر نیم بیٹھے ہوئے، خاموشی سے زیان کی آواز سن رہی تھی۔ اُس نے زیان کی دعا پر دل سے "آمین" کہا۔

زیان نے ہاتھ چہرے پر پھیرے اور اُس کی طرف مڑا، نینا اُسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اُن کی نظریں ملیں۔ زیان کی آنکھوں میں نمی تھی، اور نینا کی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو چکی تھیں۔

زیان کے دل کو چوٹ سی لگی، لیکن اُس نے کچھ نہ کہا۔ وہ اُٹھا اور بیڈ کے کنارے بیٹھ گیا۔ نینا کا ماتھا چھو کر بخار چیک کیا۔ بخار اُتر چکا تھا۔ اُس نے دل میں شکر ادا کیا۔

"آپ کیسا محسوس کر رہی ہیں؟"اُس نے نینا کی طرف دیکھے بغیر نرم لہجے میں پوچھا۔

"ٹھیک ہوں..."نینا نے آہستہ سے جواب دیا۔

کچھ پل خاموشی رہی، پھر زیان گویا ہوا۔

"نینا، آپ کو خود کو معاف کرنا ہو گا۔ ماما آپ کی وجہ سے نہیں گئیں۔ اُن کی تقدیر میں یہی لکھا تھا۔ اگر آج وہ زندہ ہوتیں، تو کبھی بھی آپ کو الزام نہ دیتیں۔"

پھر اُس نے نینا کی طرف دیکھا اور اپنے لہجے کو مزید نرم کرتے ہوئے بولا۔

"اور جہاں تک آپ کے خوف کی بات ہے، تو ایک بات یاد رکھیں۔ یہ صرف دماغ کا ایک کھیل ہے۔ خوف کو اگر ابتدا میں نہ روکا جائے، تو وہ اندر ہی اندر بڑھتا رہتا ہے۔ یہ خاموشی سے دل و دماغ کو گرفت میں لے لیتا ہے۔ آپ کے سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت فراموش کر دیتا ہے۔

ایک دن یہی خوف انسان کو اُس کی اپنی ذات کا قیدی بنا دیتا ہے۔ لیکن نینا، خوف نہ لفظوں سے ڈرتا ہے، نہ آنسوؤں سے، یہ صرف ایک چیز سے شکست کھاتا ہے اور وہ چیز ہے ہمت۔

آپ کو اس کا سامنا کرنا ہو گا، چاہے دل زور سے دھڑک رہا ہو، چاہے ہاتھ کانپ رہے ہوں، بس قدم بڑھانا ہو گا۔ کیونکہ اصل جیت اُنہی کی ہوتی ہے جو ڈر کے باوجود بھی ہار نہیں مانتے۔

جب آپ اپنے خوف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں گی، تو وہ خود بخود پیچھے ہٹ جائے گا۔ اور جب آپ اُسے شکست دیں گی، تو آپ خود کو اُس روشنی میں دیکھیں گی جو اب تک آپ کے اندر چھپی ہوئی تھی، مضبوط، آزاد، اور باوقار۔"

وہ رُکا، پھر دھیرے سے بولا۔

"نینا، میری جان، کبھی یہ مت سوچیے گا کہ میں آپ سے تھک گیا ہوں یا آپ کو چھوڑ دوں گا۔ میں آپ کے ساتھ ہوں، ہمیشہ۔ میں آپ کو بس سمجھا رہا ہوں۔ باقی ہو گا وہی جو آپ چاہیں گی۔ بھلا میں اپنی نینا کی کسی بات کو نہ کہہ سکتا ہوں؟"

نینا کی آنکھوں سے دوبارہ نمی جھلکی۔ اُس نے آہستہ سے کہا۔

"زیان... مجھے اب بس گھر جانا ہے۔"

آواز اتنی ہلکی تھی کہ زیان بمشکل سن پایا، لیکن سمجھ گیا۔

"ٹھیک ہے، ہم چلتے ہیں گھر۔"

وہ فوراً مان گیا۔ اُس کا بھی یہی خیال تھا، یہاں رہنا نینا کے لیے مزید تکلیف دہ ہو سکتا ہے، جبکہ گھر میں خالہ اور وہ مل کر اُسے سنبھال سکتے تھے۔

Clubb of Quality Content

×××××××××××××

زیان نے حور اور نیلم کو بتایا کہ نینا کی کچھ طبیعت خاص ٹھیک نہیں، اس لیے وہ اسلام آباد ٹرپ پر نہیں جا سکتے۔

"کیا ہوا نینا کو؟" نیلم نے فوراً کہا۔

"رات بھر بخار رہا اور سر درد ٹھیک نہیں ہو رہا۔ وہ گھر جانا چاہتی ہیں اور میں اُنہیں انکار نہیں کر سکتا۔"

زیان نے اصل بات نہیں بتائی تھی، وہ نینا کے خوف پر آج تک پردہ رکھے ہوئے تھا۔

"او اچھا، خیر چلو پھر چلتے ہیں واپس۔" حور نے تھوڑا افسردہ ہو کر کہا۔ ابھی تو اُس نے فیصل مسجد جا کر بھی کہنا تھا کہ "میں نکاح یہاں کروں گی۔"

"تم دونوں ہمارے ساتھ نہیں جا رہیں۔ واپس صرف میں اور نینا جائیں گے۔" زیان نے اُن دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا؟" حور نے کہا۔

"نینا چاہتی ہیں کہ تم دونوں اُن کی وجہ سے اپنی ٹرپ خراب نہ کرو۔ میں نے تم دونوں کے لیے اسلام آباد میں ہوٹل بک کروا دیا ہے اور میری پھپھی زاد وہاں رہتی ہے۔ اگر تم دونوں چاہو تو میں اُسے کہہ دیتا ہوں تمہیں اسسٹ کرنے کے لیے آ جائے۔"

Clubb of Quality Content

زیان کی بات مکمل ہوئی تو نیلم برہم ہوتی بولی۔

"تمہیں کس نے کہا کہ ہم نینا کو یوں چھوڑ دیں گے؟ یہ کیسی بات ہوئی کہ وہ بیمار ہو اور ہم یہاں سیر و تفریح کریں؟"

"میں نے کہا نا کے نینا یہ چاہتی ہیں۔ تم خود اُن سے بات کر لو"۔ اُس نے شانے اُچکاتے ہوئے کہا۔

نیلم نے نینا سے کہا لیکن وہ نہ مانی۔

"نیلم، اگر تم اور حور میری وجہ سے انجوائے نہیں کر پائیں تو اس بات کا گلٹ مجھے ہمیشہ رہے گا۔ اس لیے پلیز، تم لوگ یہاں گھومو پھرو۔ میں نے تو زیان سے بھی کہا وہ بھی یہیں رکے لیکن......"

"لیکن شہزادے صاحب، شہزادی صاحبہ کو اکیلا کیسے چھوڑ سکتے ہیں۔" حور نے فقرہ مکمل کیا۔

تینوں بے اختیار ہنس دیں۔

××××××××××××××

پشاور سے وہ سب اکٹھے روانہ ہوئے تھے۔ گاڑی میں عجیب سا سکوت تھا، جیسے ہر کوئی اپنے اپنے خیالوں میں گم ہو۔ نینا کی حالت ابھی مکمل ٹھیک نہیں تھی، مگر وہ مسلسل اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے تھی، جیسے وہ خود کو نہیں، دوسروں کو تسلی دے رہی ہو۔ زیان اُس کی طرف ایک نظر ڈال کر فوراً نظریں پھیر لیتا، وہ جانتا تھا یہ مسکراہٹ صرف دکھاوے کی ہے، لیکن پھر بھی دل کو کچھ سکون سا ملتا تھا اُسے یوں مسکراتا دیکھ کر۔

اسلام آباد پہنچنے میں دو سے اڑھائی گھنٹے لگے۔ نیلم اور حور کو ہوٹل کے پاس ڈراپ کرتے وقت نینا نے اُنہیں گلے لگا کر "اللہ حافظ" کہا۔

گاڑی ایک بار پھر سفر پر روانہ ہو چکی تھی۔

"کوئی چیز تو نہیں لینی؟" زیان نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے اُس کی طرف دیکھا۔ آواز میں نرمی اور ایک انجانی فکر چھپی تھی۔

Clubb of Quality Content

"نہیں..." نینا نے گردن ہلائی، پھر تھوڑی دیر بعد کہا،"رُکو،ایسا کرو کہیں سے مجھے کافی پلا دو۔"اُس کی آواز میں تھکن اور درد کی آمیزش تھی، جیسے جسم سے زیادہ ذہن تھک چکا ہو۔

"پلا تو میں دوں گا، لیکن جتنی اچھی میں بناتا ہوں، کوئی اور نہیں بناسکتا"۔ زیان نے ہنستے ہوئے شوخی سے کہا۔

نینا نے پہلی بار ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

"توبہ توبہ، خوش فہمی تو دیکھو جناب کی!"

اُس کی ہنسی میں لمحہ بھر کو زندگی کی رمق لوٹ آئی تھی۔

"خوش فہمی نہیں، بلکہ اپنی مہارت پر بھروسہ ہے۔"

نینا نے ہاتھ جھلا کر اُس کی بات رفع دفع کی۔

××××××××××××

راستے میں اچانک گاڑی بند ہو گئی۔ پریشانی زیان کے چہرے سے جھلک رہی تھی۔

"آپ اندر ہی بیٹھیں، میں چیک کرتا ہوں۔" وہ کہتا ہوا باہر نکلا اور گاڑی کا ہڈ اٹھا کر انجن میں جھانکنے لگا، لیکن جتنی بھی کوشش کی، سب بے کار گئی۔

نینا کو بے چینی ہوئی، وہ بھی باہر نکل آئی۔

"کیا ہوا؟" وہ اُس کے قریب آکر پوچھنے لگی۔

"پتا نہیں، سب ٹھیک لگ رہا ہے۔ آپ گاڑی میں جا کر بیٹھیں، میں کسی سے مدد لیتا ہوں۔"

زیان نے قریب کی دکانوں کی طرف اشارہ کیا اور تیزی سے وہاں کی طرف بڑھ گیا۔

نینا وہیں سڑک کنارے خاموش کھڑی رہی۔ سرد ہوا اُس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی، جیسے قدرت اُس کے اندر کے شور کو تھپکی دے رہی ہو۔ اُس نے آنکھیں بند کرلیں، سانس اندر کھینچا، جیسے سکون کو محسوس کرنا چاہتی ہو۔

اچانک اُسے محسوس ہوا جیسے کوئی آواز دے رہا ہو۔

"نینا۔۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُس نے آنکھیں کھولیں اور چونک کر اُس سمت دیکھا جہاں سے آواز آ رہی تھی۔ سڑک کے بیچوں بیچ اُس کی خالہ کھڑی تھیں، سفید لباس، الجھے بال، اور آنکھوں میں ایک درد بھرا سوال۔

"نینا، میری مدد کرو۔۔۔اِدھر آؤ۔۔۔"

نینا کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"خالہ؟"

وہ تیزی سے اُن کی طرف بڑھی، مگر جیسے ہی قریب پہنچی، خالہ دھوئیں کی طرح غائب ہو گئیں۔ نینا ابھی اُن کے غائب ہونے پر ہکا بکا کھڑی تھی کہ اُسے پیچھے سے اپنا کرتا کھینچے کا احساس ہوا۔ ہلکی سی گرفت، جیسے کوئی اُسے توجہ دلانا چاہ رہا ہو۔ وہ فوراً مڑی۔ پیچھے وہی ننھی بچی کھڑی تھی جو پشاور میں اُس کے سامنے دم توڑ چکی تھی۔

"آپی، آپ نے مجھے بچایا کیوں نہیں؟" اُس کی آنکھوں میں شکوہ، درد اور معصومیت کی ایک تکلیف دہ آمیزش تھی۔

نینا نے لرزتے ہاتھوں سے اُسے چھونے کی کوشش کی، مگر وہ بھی آنکھوں کے سامنے تحلیل ہو گئی۔ ایک سایہ، ایک سوال، ایک پچھتاوا۔

نینا کی سانس رکنے لگی۔ وہ سڑک کے بیچ آ کھڑی ہوئی تھی، اِدھر اُدھر دیکھ رہی تھی، بے یقینی، خوف اور الجھن میں۔

تب اچانک، اُسے اپنے چہرے کی دائیں جانب ایک تیز روشنی بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ ایک طاقتور انجن کی آواز اُس کے کانوں میں گونجی۔

وہ پلٹی، ایک ٹرک تیز رفتار میں سیدھا اُس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

نینا کی آنکھیں پھٹ کر رہ گئیں۔ دھڑکن بے قابو، سانسیں اکھڑنے لگیں۔ اُس کے اور ٹرک کے درمیان ابھی اتنا فاصلہ تھا کہ وہ چاہتی تو آسانی سے ہٹ سکتی تھی۔ مگر اُس کے جسم نے گویا جواب دے دیا تھا۔ وہ پتھر کی مورت بنی کھڑی تھی۔

خوف نے اُسے جکڑ لیا تھا... مکمل طور پر...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

××××××××××

زیان ایک لڑکے کے ساتھ تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا جب اُس کی نظر اچانک نینا پر پڑی۔ وہ سڑک کے بیچوں بیچ بے حرکت کھڑی تھی، جیسے وقت تھم گیا ہو۔ زیان کے قدم یکدم رک گئے۔ اور پھر، اُس نے اُسے دیکھا۔

ایک ٹرک پوری رفتار سے اُس کی طرف آرہا تھا۔ زیان کا دل دھک سے رہ گیا۔

"نیناااا!"اُس کی آواز فضا میں گونجی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

×××××××××××

اُس ٹرک کو اپنی طرف آتا دیکھ کر نینا کی آنکھوں کے سامنے ماضی کی تمام بھیانک یادیں کسی فلم کی طرح چلنے لگیں۔

خالہ کا بے رحمی سے قتل، بچپن میں بابا کے ساتھ بائیک پر جاتے ہوئے ٹرک کے قریب سے گزرنے پر اُس کے دل کی دھڑکن کا رک جانا، پشاور میں آئل ٹینکس کے بیچ اُس کا پھنس جانا، اور پھر وہ ننھی بچی... جو اُس کی آنکھوں کے سامنے ٹرک سے ٹکرا کر دم توڑ گئی تھی۔

سب ایک ایک کر کے اُس کے ذہن میں بجلی کی سی تیزی سے ابھرنے لگے۔

کیا آج اُس کا خواب حقیقت بننے جا رہا تھا؟ کیا وہ بھی خالہ اور اُس بچی کی طرح...؟

سانس جیسے رُک گئی تھی۔ دل دھڑکنا بند ہو چکا تھا۔ اُس کے قدم زمین سے ایسے جُڑے ہوئے تھے جیسے کسی نے زنجیر ڈال دی ہو۔

اور اگلے لمحے، وہ ٹرک اُسے بری طرح سے روندتا ہوا نکل گیا۔

نینا کا نازک وجود فضا میں اچھلا، اور زور سے سڑک کے کنارے جا گرا۔ اُس کا سر ایک پتھر سے ٹکرایا۔ سر سے خون بہنے لگا۔ زمین کا رنگ سرخ ہو چکا تھا۔

××××××××××

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دیوانوں کی طرح دوڑا۔ اُس نے چاہا وقت رک جائے، چاہا سب کچھ پل بھر کے لیے تھم جائے، لیکن وقت کب کسی کا انتظار کرتا ہے؟

پلک جھپکتے ہی وہ ٹرک نینا کو اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا۔

نینا کا جسم ہوا میں اچھلا، لمحہ بھر کو فضا میں معلق رہا، اور پھر بے جان ہو کر سڑک کے دوسرے کنارے جا گرا۔

زیان کی چیخ فضا کو چیر گئی۔

"نی۔۔۔۔۔ناااا!"

وہ بھاگتا ہوا اُس کی طرف لپکا۔ آنکھوں میں بے یقینی، چہرے پر ہوائیاں، دل میں ایک ہی دعا... کہ شاید سب کچھ خواب ہو...

اُس نے دیوانہ وار اُس کی نبض چیک کی۔ نبض خاموش تھی۔ وہ نفی میں سر ہلانے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا... نن... نن... نینا آنکھیں کھولیں"۔ ٹوٹی پھوٹی آواز میں اُس نے کہا۔

"ہسپتال، ہاں، ہمیں ہسپتال جانا ہو گا۔ م.... م۔۔ میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔ ہو سکتا مجھے غلط فہمی ہوئی ہو۔ ہاں، یہ سچ نہیں ہو سکتا۔ بھلا نینا مجھے کیسے چھوڑ سکتی ہیں؟"

وہ دیوانوں کی طرح خود سے بات کر رہا تھا۔

زیان نے اس لڑکے کی منت کی کہ وہ اُسے ہسپتال لے جائے۔ وہ مان گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

××××××××××

خون سے نہایا ہوا وجود اُس کی باہوں میں تھا، اور وہ بے قابو ہو کر رو رہا تھا۔

آنسو اُس کے چہرے سے بہتے ہوئے نینا کے خون آلود بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔ وہ لرز رہا تھا۔ جسم، آواز، روح، سب کچھ لرز رہا تھا۔

"نینا... میری نینا... نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا..." وہ بے ربط جملے بول رہا تھا، جیسے خود کو یقین دلانا چاہتا ہو کہ یہ سب ایک بھیانک خواب ہے، ایک لمحاتی دھوکہ ہے۔

نینا کی بند آنکھیں اُسے چیر رہی تھیں۔

وہ بار بار اُس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتا، کبھی اُس کے ہونٹوں کو چھوتا، جیسے اُس کی سانسوں کی گرمائش ڈھونڈ رہا ہو۔

××××××××××

ڈاکٹرز نے نینا کی حالت دیکھ کر اُسے ایمرجنسی وارڈ میں منتقل کیا۔ زیان نینا کے ساتھ اندر جانے پر بضد تھا۔ اُس لڑکے نے مشکل سے اُسے سنبھالا۔

جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا، زیان کی حالت خراب ہوتی جا رہی تھی۔ وہ لڑکا زیان کو یوں دیکھ کر گھبرا گیا۔ اُسے یاد آیا کہ گاڑی میں ڈیش بورڈ پر ایک موبائل رکھا ہوا تھا، شاید وہ زیان کا موبائل تھا۔ وہ ہسپتال سے باہر نکلا اور گاڑی سے اُس موبائل کو لیا۔

وہ زیان کے کانٹیکٹس دیکھ رہا تھا، سب سے اوپر آریز کا نمبر تھا۔ اُس نے اُسے کال کی۔

چند گھنٹیوں کے بعد کال اٹھالی گئی۔

"ہیلو؟ آپ کون بات کر رہے ہیں؟" اُس لڑکے نے آریز سے پوچھا۔

"زیان، یہ کیسی شرارت ہے اب؟"

آریز کو لگا کہ زیان وائس چینجر استعمال کر کے اُس کے ساتھ کوئی شرارت کر رہا تھا۔

"میں زیان نہیں ہوں، میں صائم ہوں۔

وہ لڑکا جس کا یہ موبائل ہے میرا مطلب زیان، اُس کے ساتھ موجود لڑکی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔"

اُس لڑکے نے جلدی جلدی میں آریز سے کہا۔

زیان کے ساتھ موجود لڑکی کا ایکسیڈنٹ۔ نینا، زیان کے ساتھ نینا کی علاوہ کوئی بھی ہو نہیں سکتا۔

آریز کا دماغ تیزی سے کام کیا۔

اُس لڑکے نے آریز کو ہسپتال کا نام بتایا۔

آریز فوراً گاڑی لے کر روانہ ہو گیا۔

××××××××××

وہ ہسپتال کی راہداری تیز رفتار سے عبور کرتا ایمرجنسی وارڈ تک پہنچا۔

زیان وہاں باہر بیٹھا ہوا تھا۔ زیان کی حالت دیکھنے کے قابل نہ تھی۔ زرد چہرہ جیسے ساری جان نکل چکی ہو، آنکھیں رو رو کر سوجی ہوئی اور سرخ ہو چکی تھیں، ہلکے نمایاں، بال منہ پر بکھرے ہوئے، اور کپڑے جگہ جگہ سے خون میں بھیگے ہوئے۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ ایک لمحے میں عمر بھر کا دکھ جھیل کر بوڑھا ہو چکا ہو۔

زیان کو یوں دیکھ آریز کا دل بیٹھ گیا۔ وہ اُس کے قریب بیٹھا، لیکن زیان نے کوئی ردِ عمل ظاہر نہ کیا۔

"زیان، فکر نہ کرو۔ گڑیا ٹھیک ہو جائے گی۔ اچھا یہ بتاؤ، ہوا کیا ہے؟" آریز نے اُسے تسلی دیتے ہوئے سوال کیا۔

لیکن زیان کچھ نہ بولا۔ اُس کی بولنے کی قوت ختم ہو چکی تھی۔

"وہ ٹرک سے ٹکرا گئیں تھیں۔"

صائم نے آریز کو بتایا۔

"کیا آپ نے مجھے کال کی تھی؟"

آریز نے صائم کی طرف دیکھتے اُس سے پوچھا۔

"جی۔"

آریز نے صائم کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا۔

"آپ بے شک چلے جائیں۔ میں یہاں سب سنبھال لوں گا۔"

ایمرجنسی وارڈ سے ڈاکٹر باہر آیا۔ زیان فوراً اُس طرف بڑھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ڈاکٹر، کیا وہ ٹھیک ہیں؟" زیان نے بے صبری سے سوال کیا۔

"سوری، وہ یہاں آنے سے پہلے ہی وفات پا چکی تھیں۔ خوف سے اُن کا دل بند ہو گیا تھا۔"

××××××××××

آریز نے زیان کو بمشکل اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھایا اور ایمبولینس کو ساتھ لیے گھر کی طرف روانہ ہوا۔

زیان بالکل خاموش تھا، جیسے اُس کی روح، اُس کا حوصلہ، سب کچھ مر چکا ہو۔ سانسیں چل رہی تھیں، مگر زندگی کہیں بہت پیچھے رہ گئی تھی۔

راستے میں اُس نے عمل کو کال کر کے سب کچھ بتایا اور اُسے خالہ کے پاس جانے کو کہا۔ اُسے فکر تھی کہ کہیں خالہ نینا کی موت کا صدمہ دل اور نہ لے لیں۔

اس کے بعد اُس نے مُراد صاحب کو کال کی اور انہیں نینا کی موت کے بارے میں بتایا۔

نینا کی موت کا سن کر مُراد صاحب کے قدم اکھڑے، لیکن انہوں نے فوراً خود کو سنبھالا اور گھر کو طرف روانہ ہوئے۔

××××××××××

گھر کے سامنے گاڑی رکی۔ زیان فوراً گاڑی سے باہر نکلا اور ایمبولینس کی طرف لپکا۔

نینا کو اپنی باہوں میں اُٹھائے وہ آہستگی سے دروازے کی جانب بڑھا۔ اس کی چال میں ایک تھکن، ایک شکست تھی۔ ایسی شکست جو انسان کو اندر سے کھا جاتی ہے۔

دروازہ کھلنے کی آواز سن کر زانیہ بیگم کچن سے باہر آئیں۔ اُن کی نظر جیسے ہی زیان کی باہوں پر پڑی، اُن کے قدم لڑکھڑا گئے۔ ان کے ہاتھ سے چمچ زمین پر گرا، اور اُن کی آنکھوں میں ناقابِل یقین صدمے کی ایک لہر دوڑ گئی۔

"نینا..." ان کی لرزتی آواز میں ایک ماں کا کرب چھپا ہوا تھا۔

زیان نے اُن کی طرف دیکھا،اور اُس کی آنکھوں سے پھر آنسو بہنے لگے۔ آواز اُس کے گلے میں اٹک گئی مگر پھر بھی اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"خالہ... میں ہار گیا... میں اُن کی حفاظت نہیں کر سکا... میں نے انہیں کھو دیا۔"

اتنا کہہ کر جیسے اُس کی ہمت کا آخری ستون بھی ڈھے گیا۔ وہ گھٹنوں کے بل زمین پر گر گیا، مگر نینا کو اب بھی سینے سے لگا رکھا تھا۔ اُس کی گرفت ڈھیلی نہ ہوئی۔ زیان نے نینا کے بے جان جسم کو ایسے سینے سے لگا رکھا تھا، جیسے وہ کوئی قیمتی خزانہ ہو جسے تقدیر نے چھیننے سے پہلے ایک آخری بار گلے لگانے کا موقع دیا ہو۔

زانیہ بیگم دوڑ کر اُس کی طرف بڑھیں، گھٹنوں کے بل بیٹھ کر نینا کے بے جان چہرے کو دیکھا۔ اُن کی سانسیں رک گئیں، آنکھوں میں نمی تیرنے لگی۔

"یہ کیا ہو گیا... میری بچی کو کیا ہو گیا؟" اُن کی آواز میں لرزش تھی۔

وہ نینا کا چہرہ تھام کر اسے جھنجھوڑنے لگیں، جیسے اس کے جاگنے کی کوئی امید باقی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نینا آنکھیں کھولو....."

لیکن نینا خاموش تھی۔ اُس کی پلکوں پر سکون تھا، جیسے وہ سب دکھوں سے آزاد ہو چکی ہو۔ جیسے اب کوئی درد اُسے چھو نہیں سکتا۔

زیان کی آنکھیں بند تھیں، اور اس کا چہرہ نینا کے بالوں میں چھپا ہوا تھا۔ وہ نہ کچھ سن رہا تھا، نہ محسوس کر رہا تھا۔ دنیا جیسے اُس کے لیے ختم ہو چکی تھی۔

زانیہ بیگم نے نینا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا، مگر وہ ہاتھ ٹھنڈا تھا... ایک ایسا لمس جو کبھی زندہ تھا، اب مکمل سکوت میں ڈوبا ہوا تھا۔

عمل بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر آئی۔ اُس نے زانیہ بیگم کو زمین پر بیٹھے دیکھ وہ اُن کی طرف بڑھی اور انہیں سنبھالا۔

آریز اور مُراد صاحب بھی اندر داخل ہوئے۔

××××××××××

Clubb of Quality Content

دن آہستہ آہستہ اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہا تھا، لیکن نینا کی زندگی کا سورج تو کب کا غروب ہو چکا تھا۔

فضا میں ایک عجیب سا سکوت تھا، جیسے ہوا بھی سوگ میں مبتلا ہو۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی، بس کبھی کبھار کسی کے رونے یا سسکیوں کی آواز سنائی دیتی تھی، جو اس خاموشی کو چیر دیتی تھی۔

گھر کے صحن میں سفید چادر میں لپٹی نینا کی لاش رکھی گئی تھی۔ اُس کا چہرہ سکون میں ڈوبا ہوا تھا، جیسے وہ کسی اور ہی دنیا کی مسافر ہو۔ آنکھیں بند تھیں، لیکن چہرے پر وہی معصومیت، وہی درد، وہی کہانی اب بھی تحریر تھی۔

زانیہ بیگم نڈھال سی ایک طرف بیٹھی تھیں، آنکھیں سوجی ہوئی، لیکن آنسو جیسے سوکھ چکے ہوں۔ ان کا دل چاہ رہا تھا کہ ایک بار نینا کی آواز سن لیں، ایک بار وہ "امی" کہہ کر بانہوں میں لپٹ جائے، مگر حقیقت اس سے کہیں زیادہ بے رحم تھی۔ عمل اُن کے ساتھ بیٹھی اُنہیں دلاسہ دے رہی تھی۔

زیان،وہ جو ہمیشہ مضبوط رہا تھا، آج بکھر چکا تھا۔ وہ خاموشی سے نینا کے قدموں کے پاس بیٹھا تھا، آنکھیں مسلسل اُس کی صورت کو تکتی رہیں۔ نہ رونا آیا، نہ کوئی فریاد، جیسے اس کی روح بھی اُس کے ساتھ جا چکی ہو۔

×××××××××××

ایک سال بعد

وقت کے ساتھ ساتھ سب اپنی زندگی کی طرف واپس آنے لگے تھے، ایک زیان ہی تھا جو آج تک نینا کی موت کا سوگ منا رہا تھا۔

وہ قبرستان میں چلتا اُس کی قبر تک پہنچا۔ اُس کے ہاتھ میں ایک ٹیولپ تھا۔

"میں آپ کے لیے پھول لایا ہوں۔" اُس نے وہ ٹیولپ اُس کی قبر پر رکھا۔

سال میں ایک دن بھی ایسا نہ تھا جب وہ نینا کی قبر پر نہ آیا ہو۔ وہ روز اُس کی قبر پر اُس سے ملنے آتا، فاتحہ پڑھتا اور کتنی ہی دیر یونہی وہاں بیٹھا رہتا۔

وہ روز ہر نماز کے بعد اُس کی مغفرت کی دعا کرتا تھا۔

آریز نے زیان کو دوبارہ شادی کرنے کا کہا، لیکن اُس نے انکار کر دیا۔ وہ نینا کے علاوہ کسی کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

ختم شد

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"حرفِ آخر"

اس کہانی کو لکھنے کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ میں نے اکثر لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ وہ اپنے خوف پر اس لیے قابو نہیں پا سکے کیونکہ اُنہیں فیملی کا ساتھ نہیں ملا۔ کچھ کا تو خیال ہے کہ فیملی کا ساتھ معنی نہیں رکھتا، ایک خیال رکھنے اور محبت کرنے والا ساتھی ہونا چاہیے۔

اگر آپ کا بھی یہی خیال ہے تو آپ غلط ہیں!

انسان تب تک اپنے خوف پر قابو نہیں پا سکتا جب تک وہ خود قابو نہ پانا چاہے۔

نینا، فیملی کے ساتھ اور زیان جیسے محبت کرنے والے ساتھی کے ہونے کے باوجود، اپنے خوف پر قابو نہ پا سکی۔ کیوں؟

کیونکہ وہ خود ایسا نہیں چاہتی تھی، اُس نے اس کے لیے محنت نہیں کی تھی۔

کسی بھی چیز کو چھوڑنے کے لیے ایک لمبا عرصہ لگ سکتا ہے۔ ہو سکتا اگر وہ سائیکیاٹرسٹ کے پاس جاتی رہتی، تو وہ خوف پر غالب آجاتی لیکن وہ بیچ راستے میں ہار مان گئی۔

آخر خوف اُس پر اتنا غالب آ گیا کہ وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھی۔

آپ نینا کی طرح ہر گز نہ بنئیں، آپ اپنی ذات کے لیے اپنے خوف پر قابو پائیں، جب آپ اپنے خوف کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں گے، وہ خود بخود آپ کے راستے سے ہٹ جائے گا۔

اور جب ایک بار آپ خوف پر قابو پالیں گے، تو آپ خود کو نئے انداز سے دریافت کریں گے۔ زیادہ پُرعزم، زیادہ بیدار، اور اندر سے آزاد۔ تب آپ یہ جان پائیں گے کہ اصل طاقت باہر سے نہیں، اندر سے آتی ہے۔ اور جو شخص اپنے اندر کے اندھیروں کو شکست دے دے، اُس کے لیے دنیا کی کوئی دیوار ناقابلِ عبور نہیں رہتی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُمید کرتی ہوں آپ کو یہ سفر پسند آیا ہو گا۔اس ناول کے بارے میں آپ کے جو بھی خیالات ہوں،ان سے مجھے ضرور آگاہ کریں۔

پڑھنے کے لیے آپ کا شکریہ!

خدا حافظ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842